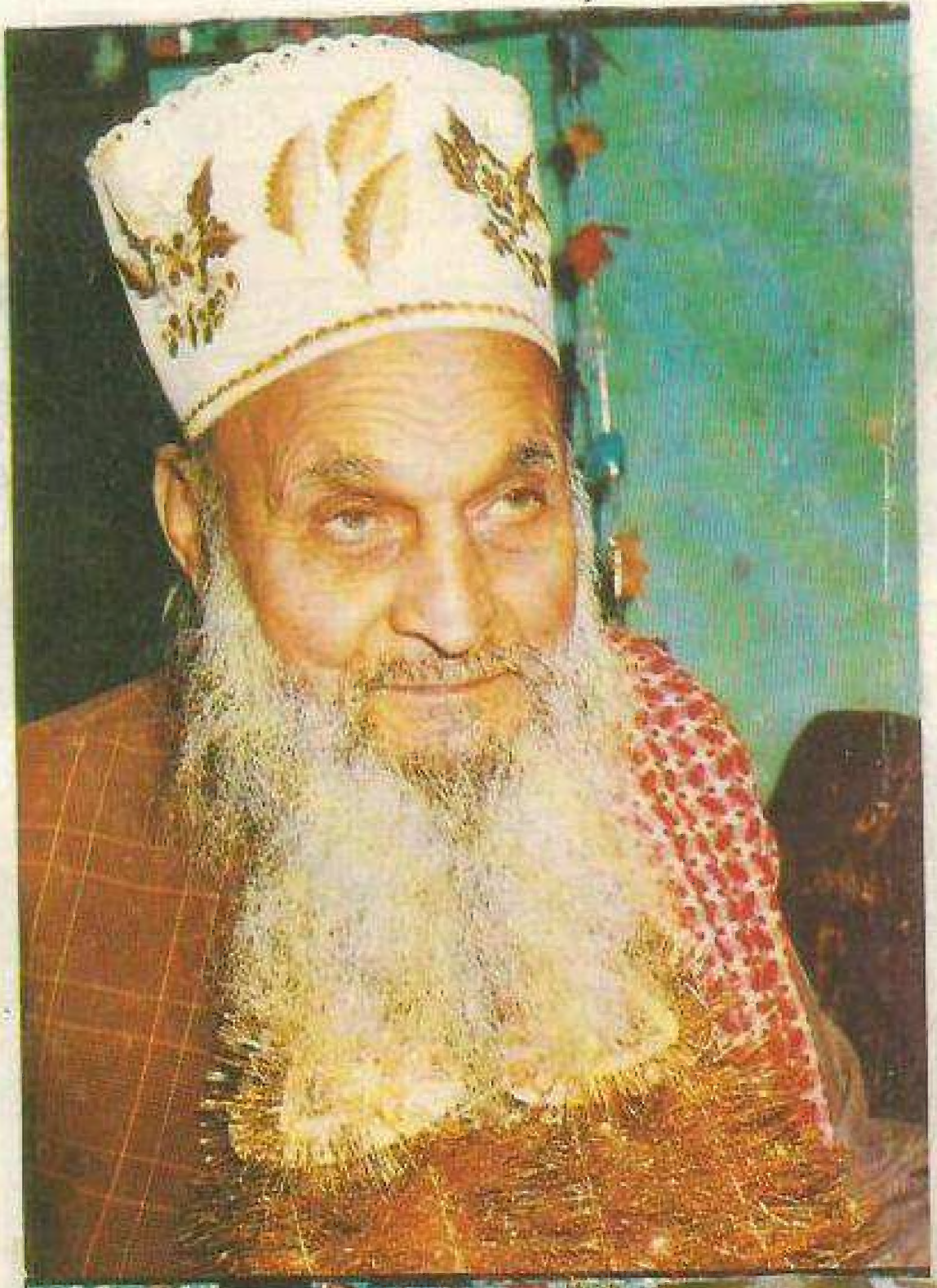


گلزارِ نقیب



گلزار نقیب	سرپرست	چیف ایڈیٹر	ایڈیٹر
جلد نمبر ۴ - چھ ماہی	یونس انور سعید نقیبی	صوفی عبدالرزاق	صوفی فضل الدین
حسن قریشی	سب ایڈیٹر	ریڈیٹنٹ ایڈیٹر	اعزازی ایڈیٹر
منقبت مبدع عالم	صوفی محمد حنیف	صوفی محبوب احمد	صوفی مینرا احمد
کلام مرید بازمان مرید	مخصوصی قلمی معاونین - مجلس ادارت -		
کرامت بابا منصور	صوفی خادم حسین لاہور	صوفی عزیز الرحمن، رحیم یار خاں	
کرامت " "	عبدالواحد، بہاولنگر	محمد شریف، کراچی	
سوس کے موقع کی تصویر	نامر شاہ، گوجرانوالہ	صوفی عبدالرشید، پاکپتن	
عشق کا باب	ملک میں شہروں کے نمائندے		
ان پرچہ مرید کا مضمون	صوفی غلام مصطفیٰ، گوجرانوالہ		
قبض	صوفی ظفر اقبال، بہاولنگر		
حضرت علی کرم اللہ وجہہ	عبدالغفور، وٹاری		
کی شان	محمد لطیف، فیصل آباد		
اہلبیت کی محبت	عبدالمجید، رحیم یار خاں		
یوم عاشورہ کی فضیلت	صوفی بشیر احمد، جٹانوالہ		
ردح کی حقیقت	عبدالمجید، گوجرانوالہ		
میر بجائی	محمد اقبال، کوٹ سبزل		
آیات کی تشریح	امتیاز فیاض پریس سے چھپوا کر مانا نوالہ سے شائع کیا۔		
تصویریں ہی تصویریں			
شجر طیبہ			
انچی پہچان کرد			
شریر انسان ہی شیطان			
شیطان پر لوث			
شکر کرنے سے نفع بڑھتی ہے			
اصحاب کوفہ			
یگ لوگ فرشتہ قسم پر تے			
پس اور ان کی ڈیوٹی			
توجہ فرمائی			
قیمت: ۵ روپے			

ملنے کا پتہ: استاتہ عالیہ فیضان نقیب، نقیبی روڈ سوئی گیس لائن مانا نوالہ شہر پورہ

منقبت قبہ

عالم خواجہ خواجگان صوفی حضرت محمد نقیب اللہ شاہ قادری

خواجہ نقیب دے دراتے صرف عشق سکھایا جاندا اے
 ایتھے آدم دی اولاد تائیں انسانے بنایا جاندا اے
 ایتھے جبرمٹ سدا سوالیاں دا اے آسرا جھولیاں خالیاں دا
 اس درتے کو بچیاں کھلیاں نوں سینے نالے لایا جاندا اے
 مرتے تاج ولی مقبولاں دا اے وارث نیک اصولاں دا
 جو بردے ہن اس دروے اوہود و ماں جہا نالے فتح تر دے
 لاوندا بھاگ ازل دیاں سڑیاں نوں کٹ سٹ واکفرویاں پڑیاں نوں
 ایہدے پاک دروازے دے اُتے انسان بنایا جاندا اے
 ایتھے آونناں کل مریداں میں عشق دے خاص خریدارے میں
 ایتھے آونناں جنہاں آجاو ایتھے سبق عشق پڑھایا جاندا اے
 میرے خواجہ دے دراتے خاص انسانے بنایا جاندا اے
 سچ اکھیا عاشقاں صادقان میں گلی مرشدی مریدی جان ہندی
 تن من وارد یوے ایتھے جیڑا ایہو عاشق مرید دی شان ہندی
 مکھ تک کے مرشد پیارے دامعراج انور دا ہو جاندا اے
 جنہیں آونناں ایتھے آجاو ایتھے انسانے بنایا جاندا اے

آستانہ عالیہ فیضانِ نقیب جنت جعفری کے موقع پر
 سید انور سعید نے اپنے مرشد حضرت خواجہ خواجگان حضرت
 صوفی محمد نقیب اللہ شاہ قادری کے پیر میں یہ پنجابی میں
 کلام پیر بھائیوں کو پڑھ کر سنایا جب یہ کلام پڑھا جا رہا تھا تو کچھ
 مریدین کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔

عرضداشت بخصور خواجہ خواجگان صوفی محمد نقیب اللہ شاہ قادری

ظاہر ملکوں دور بیٹھا ہے چند سوہنا حالے تاریاں دا اج ہو رہا ہو رہا
 فیض میرے مرشد دا ہے جگ اتے ظاہر دیکھ لوڈ چار چوہیر ہویا
 سدا پاک مینا نے دی خیر ہووے ہن اُجاوڑا ڈاسیر ہویا
 اوہناں منزلاں دی شالا خیر ہووے جہاں منزلاں تے تیرا سیر ہویا
 بھاگاں والے مین جہیرے نال پھر دے انتظار وٹھ مرید لاچار ہویا
 وعدہ وصل دا اونجھ تے اج ہے سی آتش شوق دی پھڑک پئی شور ہویا
 ہر روز ملیں ہر اک نوں سوہنیاں لکھ واری ظاہر دیکھنے لئی ہر اک تنگ ہویا
 تینوں تیری کریمی دا واسطہ ای چیتی ایتھے مندا حالے ہویا
 جتھے او اتھے معراج تے عید ہوندی کہیہ دیسے کہیہ حال تے قالے ہویا
 تارے آئے سی چند دیکھنے نوں مندا حال ایسا لے دا اج ہویا
 اڈیک کرناں نوں چند دی اج ہے سی اج ایہناں ان موسم خزاں ہویا
 سال دو جا لنگیا تسی نہ آئے ایہناں بوتا لہو دا پیل رنگ ہویا
 اتور قربان خواجہ نقیب اتوں ویدا گزریا دو جا سالے ہویا
 دھونی دھکھدی رہوے ستا نیاندی تساں باز موسم بے رنگ ہویا

کرامت بابا احتشور

ڈھوک راجہ مدری پنڈ ہرنال ڈاکٹرانہ مدرات تحصیل گوجر خاں ضلع
روالپنڈی میں ہم رہتے تھے سرکار قبلہ عالم ایبٹ آباد رہتے تھے ہمارے
پاس تین دن رہے تین دن کے بعد روانہ ہوتے وقت فرمایا کہ کا کے شاہ ہمارا
تمہارا جدائی پڑنے والا ہے۔ ہم نے سوچا کہ شاید میں اس جہان سے رخصت
ہونے والا ہوں۔ لیکن سرکار نے فرمایا۔ نہیں نہیں کچھ سالوں کے لئے جدائی ہے، پھر
وہاں دو سال رہے دو سال کے بعد ہم گجرات کے پکھو پنڈ میں آگئے یہاں بھی
دو سال رہے۔ یہاں ہم چکنمبرم اگل نزد سانگلہ ہل میں رہائش پذیر ہو گئے
دس سال ادھر گزر گئے تھے اب کل جدائی کے چودہ سال گزرنے کے بعد ہم
رات کو چارپائی پر لیٹ رہے تھے یعنی سوئے ہوئے تھے۔ کہ سرکار قبلہ عالم
نے ہمارے بائیں کندھے پر دست پاک رکھا تو ہم نیند سے بیدار ہوئے تو کیا
دیکھتا ہوں کہ قبلہ عالم نے فرمایا کہ کوئی بات نہیں تم سوئے رہو۔ تمہیں کوئی بیدار
کرنے والا نہیں آپ پورے لباس میں بلوس تھے۔ ہم جلدی سے قدم بوسی کے لئے
چارپائی سے نیچے آئے تو اتنے میں قبلہ عالم تشریف لے جا چکے تھے پھر ہم نے
نیچے بستر کر لیا اب ہم کو وہ فرمان یاد آیا جو کہ قبلہ عالم نے ڈھوک راجہ مدری پنڈ
ہرنال میں فرمایا تھا۔ کہ چند سال جدائی پڑنے والی ہے پھر ہم نے اس جگہ پر کبھی
نہیں بچھائی جب سرکار تشریف لے جاتے ہیں۔ وہاں چارپائی لگاتے ہیں صبح
اٹھتے ہی بٹل شریف پہنچے، بٹل شریف ملاقات نہ ہوئی۔ صوفی میر زمان خان
ہمیں سرکار کے داماد کے گھر لے گئے انہوں نے ہماری بہت خدمت کی۔ دوسرے
دن ہم وہاں سے آستانہ عالیہ نقیب آباد شریف حاضری کے لئے پہنچے تو
وہاں پر درشن ہوا۔

سٹنہشاہ ولایت امام الاصفیاء حضرت
خواجہ صوفی

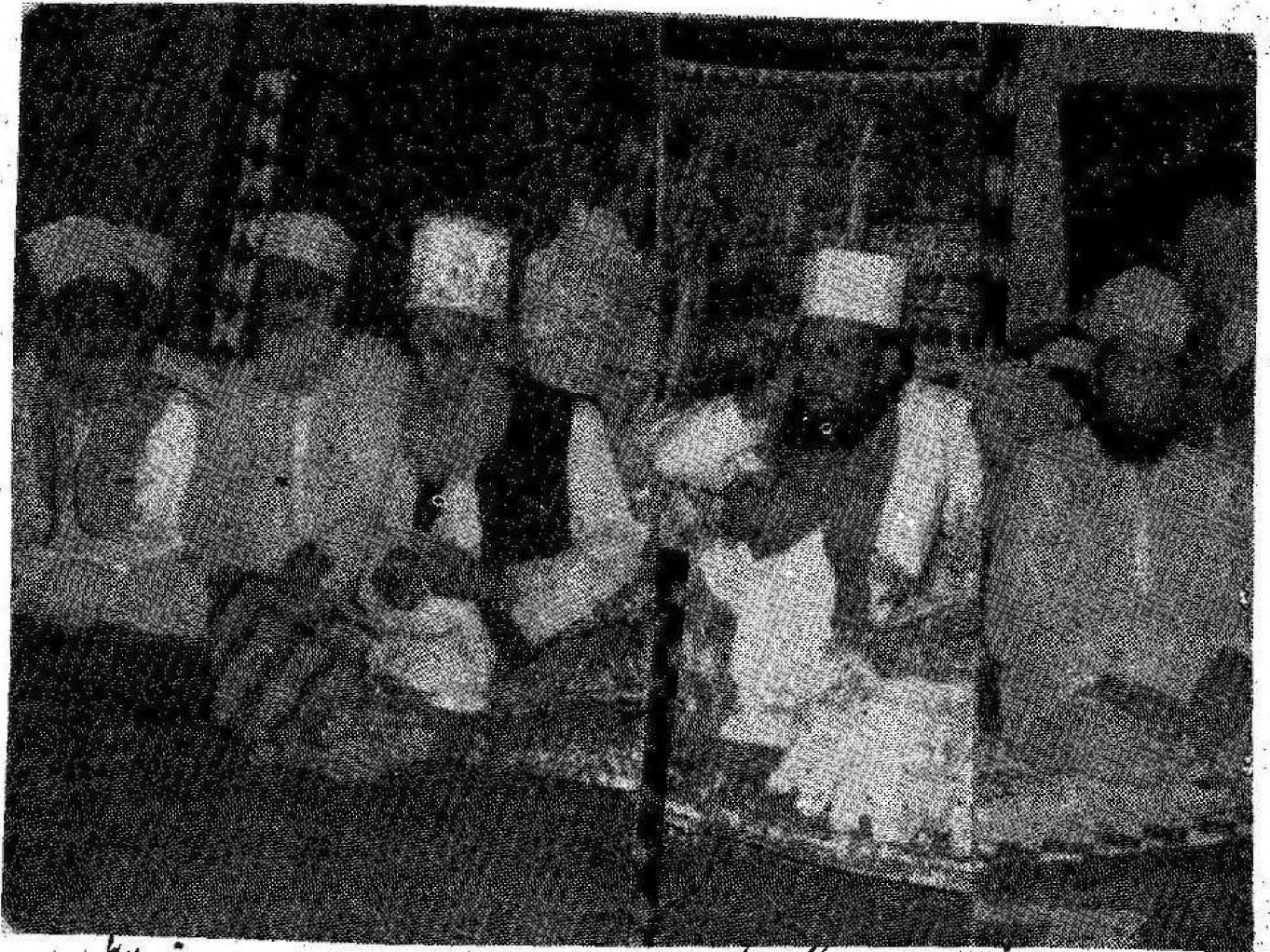
محمد تقی اللہ شاہ قادری کی کرامت

بابا حضور کچے کرامت کا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ صوفی فرمان علی بیعت ہوئے کو پندرہ سال گزر گئے قبلہ عالم کی زیارت باطن میں نہ ہوئی فرمان علی اکثر سنئے رہتے تھے، کہ سرکار مرشد پاک روزانہ ملتے ہیں۔ یا پندرہ دن ایک ماہ یعنی باطن میں اپنے مرید کی دیکھ بھال کرتے رہتے ہیں۔ یہ دل میں سوچ اکثر رہتی تھی۔ کہ سرکار مجھے کب زیارت کرائیں گے۔ صوفی فرمان علی سخت بیمار ہو گیا۔ بیماری کی صورت میں ٹٹی اور پیشاب آنا بند ہو گیا۔ جس کی وجہ سے مجھے ہسپتال میں جانا پڑ گیا۔ پیٹ پھولتا رہا اور نہ کچھ کھاتا پیتا تھا۔ مجھے شدید مصیبت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ اور چار دن ہسپتال میں ہو چکے تھے۔ کہ خیال آیا۔ عرس شریف شائد آج ہے اور سرکار کا انٹرویو اخبار پر آتا ہے۔ اور اب اس جہاں کو چھوڑ رہا ہوں تو چلو اخبار پر آخری بار زیارت کر لیں۔ دم تو نکلنے والا ہی ہے اخبار منگوائی۔ اس اخبار پر قبلہ عالم کا انٹرویو نہیں تھا۔ اس دن کوئی پیر بھائی نہ آیا۔ تو یقین کر لیا کہ آج ہی عرس ہے۔ بول و پرار کو بند ہوئے اٹھ دن گزر چکے تھے۔ سانس تنگ آ رہا تھا۔ ڈاکٹروں نے کہا اپریشن کر دیتے ہیں، لیکن زندگی کی امید نہیں۔ اگر اپریشن صحیح سلامت ہو بھی گیا تو یہ مرلین ہی رہے گا۔ کام کاج کے قابل نہیں رہے گا۔ عرس والے دن ہی دس بجے میرا اپریشن ہوتا تھا۔ میرے نزدیک دوسرے بیڈ پر مجھ سے بھی شدید تنگ مرلین تھا۔ اسے لے گئے۔ مجھ کو معمولی سی غنودگی طاری ہوئی کیا دیکھتا ہوں کہ قبلہ مرشدی میرے بیڈ پر سر اہنے کا طرف آکر بیٹھ گئے۔

میرے نے اچھی طرح زیارت کی اور بیڈ سے نیچے اتر آیا۔ قدم بوسی سے مشرف ہوا۔ میں نے قبلہ عالم کی بارگاہ اقدس میں عرض پیش کی۔ کچھ مجھ پر لطف و کرم کی نظر فرمائی۔ سرکارِ جانِ عالم نے فرمایا اگر نگاہ نہ کریں۔ تو تم ہمارے عقیدت مندوں میں نہ رہیں گے۔ عرض کی سرکار آپ کا ازل سے ہی غلام ہوں۔ تو پھر جانا کہاں ہے۔ آپ اپنی تاریخ ترتیب دے رہے ہیں۔ اسی میں اس گنہگار غلام پر شفا کے کاملہ عنایت فرما کر شامل کر لیں۔ چونکہ آپ و کما ام سئلک اکامر حمت العلین ہیں۔ آپ کی کائنات میں ایک ادنیٰ سا ذرہ ہوں۔ رحمت فرمائی۔

آپ جہ جہ گئے کرم کرتے گئے
جس نے بھی مانگا جھولیاں بھرتے گئے

جانانِ عالم قبلہ مرشدی نے تبسم فرماتے ہوئے میرے سر پہ ہاتھ رکھا اور فرمایا جا بیٹا۔ صحت یاب ہو چکا ہے، یہ ارشاد فرما کر تشریف لے گئے یوں ہی میری آنکھ کھلی تو کیا محسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے ٹٹا پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی۔ قبل اسی کے میں کروٹ بھی نہیں لے سکتا تھا۔ بیڈ سے اتر کر لیٹرین کی طرف بھاگا۔ لیٹرین میں جا کر بیٹھا ہی تھا۔ بہت زور سے ہوا خارج ہوئی، پیشاب آیا۔ لیٹرین سے فارغ ہو کر وضو کیا۔ اور جس جگہ سرکار تشریف فرما تھے۔ چارپائی پر اس جگہ بیگ سے صاف ستھرا تولیا نکال کر بچھا دیا۔ گلاب کے پھولوں کا مار لیکر اس تولیا پر رکھ دیا۔ اور اس جگہ کو بوسہ دیا اتنے میں وہ ہسپتال کے ملازم مجھے اپریشن روم میں لیجانے کے لئے آگئے۔ میں نے کہا۔ میرے مرشد پاک تشریف لا کر شفا کے کاملہ عنایت فرما گئے ہیں۔ ان لوگوں نے کہا ڈیوٹی ہے۔ ڈاکٹر صاحب بلا رہے ہیں۔ چلو میں خود چل کر وانا گیا۔ ڈاکٹر بہت خوش ہوئے۔ مشینیں ویزہ لگا کر دیکھیں، کہا جادو وودن کے بعد چلے جانا۔ ادھر عرس شریف ختم ہوا۔ پیر بھائی آنے شروع ہوئے ادھر ہمیں اجازت مل گئی۔ تو عرض ہے ہر کام سے پہلے مرشد پاک کا نام لیا کرو۔



مرس تشریف جشن جہانگیری کے موقع پر حضرت خواجہ خواجگان، صوفی محمد نقیب اللہ
شاہ قادری کے ساتھ چاچا حضور خوشمال شاہ دیگر چاچا حضور انڈیا کے تشریف
لائے ہوئے۔



بلیئے شاہ کے دربار پر چادر پوشی کے بعد محفل سماع کے سال میں حضرت خواجہ
خواجگان صوفی محمد نقیب اللہ شاہ صاحب قادری کے ساتھ انڈیا کے چاچا
حضور بیٹھے ہیں۔ صوفی سلیم اللہ شاہ کھڑے ہیں۔

عشق

ایک دن مجنون عشق و محبت کے جوش میں کوہِ لیلیٰ میں جا پہنچا اس وقت اس کے سینے میں آتشِ عشق کے شعلے بھڑک رہے تھے اور دھاغ میں محبوب کے مشاہدہ کا شوق سما یا ہوا تھا۔ مستانہ وار ہر دردِ دیوار پر بوسہ دیتا جاتا ہر سنگ و خشت پر سجدہ کرتا جاتا اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور سینہ سوزاں سے آہ سرد نکل رہی تھی۔ لوگوں نے پوچھا مجنوں یہ کام دردِ دیوار سے نہیں ہو سکتا اور رنگ آلود آئینہ میں چہرہ نہیں دیکھا جاسکتا۔ دردِ دیوار کو چہ منادِ درد سے رونا زمین پر منہ رکھنا خاکِ راہ کو چہرے پر ملنا آخر کس لیے ہے مجنوں نے قسم کھا کر کہا لوگو میں نے جب سے کوئے لیلیٰ میں قدم رکھا ہے مجھے یہاں لیلیٰ کے سوا کوئی چیز نظر ہی نہیں آتی جب دلِ با جمالِ بلبل کی طرح اسرار کے گلزار کے مشاہدے کے لیے مشتاقانِ دید کی نگاہیں دید سے جھوٹنے لگتی ہیں مشتاقان کو جب دید ہوتی ہے تو ان کے لیے صبح ہو جاتی ہے جب آفتاب سامنے آتا ہے تو ذاتِ حق اپنی کمالِ شفقت سے عاشقانِ درد مند کے گرد آنودرخساروں کو زاری کے وقت خاکِ خواری سے اٹھا کر دستِ شفقت سے نوازا ہے گلستانِ بہتی اور باغستانِ حق پرستی میں عشق و محبت کے لاکھوں خود رو پھولوں اور علم و معرفت کی ہزاروں کلیوں نے کھلنا شروع کیا۔ عاشقان کو معشوق دیکھنے کا اشتیاق ہوتا ہے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ خلوتِ سرے عشق میں قدم رکھے اسے چاہیے کہ سب سے پہلے اپنے اہل و عیال اور روح و جان سے دل ہٹالے اس کے بعد وہ محبت کا جھڑا بامِ معرفت پر بلند کر سکے گا۔ اگر غلام ہو تو بوجھ اٹھاتے جاؤ۔ اگر عارف الہی ہو تو ہزار انسانوں کی جگہ ایک ہو اگر تم محب ہو تو حضرت محبوبی کی طرف بڑھو اگر موحّد ہو تو تمام غیر اللہ سے دست بردار ہو جاؤ۔ ہاں ہاں محبوب کے حسن و جمال کا پر تو تو ایک شمع ہے اور عاشق اس کے پروانے ہیں۔ تیرا جمال سحر بیداروں کو محبوب ہے تیری رحمت کے چشمے صاف شفاف ہیں۔ ایک عاشق اپنے محبوب کے دروازے پر پڑا رہتا ہے لیکن محبوب گوشہ نگاہ سے بھی اس کو نہ دیکھتا تھا اور اس کی آہ و زاری کو پرکھ کی بھی حیثیت نہ دیتا۔ شہر کا کوڑوال دور سے اس عاشقِ راز کی حالت کو دیکھتا رہتا اور بڑا تعجب کرتا۔ ایک دن صبح ہوتے

ہی بیچارہ عاشق بڑی مایوسی کے عالم میں کوچہ برباد سے لوٹ رہا تھا تو کو تو ال نے اسے روک لیا اس کی خیریت دریافت کی اور اس کی حالتِ زار کے بارے میں گفتگو کی عاشق نے بتایا کہ وہ مجھ سے بے نیاز ہے اور میں اس کا محتاج ہوں۔ میں مقامِ ذات پر ہوں اور وہ مقامِ عزت پر میرا حق یہ تھا جو میں نے ادا کیا اور کرتا رہوں گا۔ عاشق وہ ہے جو اپنے محبوب کے ظالمانہ روش پر زخم کھا کر بھی خلاف نہ ہو عاشق وہ ہے جو اپنے محبوب کے خلاف ایک سانس بھی نہ لے یہی عاشق کے لیے سحری کا پیغام ہے دیدارِ محبوب سے عاشق میں زیادہ ترپ پیدا ہوتی ہے۔ عاشق کو ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ دیدار کے بعد وہ ایک آئینے کی طرح دیوار کے ساتھ لٹکا رہے۔ حرکت میں برکت ہے دیدارِ محبوب کی تمنا تو سبھی کرتے ہیں مگر ہر کسی میں اس کے دیکھنے کا حوصلہ نہیں ہوتا۔ کامل عاشق وہ ہے جو بار بار دیکھے پھر دیکھتا ہی رہے عاشق بے خبر نہیں ہوتا سست رفتار نہیں ہوتا کم نظر نہیں ہوتا عاشق بوڑھا نہیں ہوتا تو انار ہوتا ہے عاشق وفا کے بازار میں اپنی قیمتی جان دیکر اپنے محبوب کا خریدار بنتا ہے بازارِ وفا میں محبوب کو حاصل کرنے کا جنون تو بہت سے لوگوں میں ہوتا ہے مگر وہ کوئی ہے جو اپنی جان دے کر یہ سودا کرے دعویٰ دے تو بہت بنتے ہیں مگر خادماً رہ جاتے ہیں جس نے اپنی وفا کے ثبوت میں قیمت کے طور پر اپنی جان دے دی اور بازارِ عشق میں خریدار بن گیا۔ وہ سرخرو ہو گیا۔ نادان کے لیے جان کی بازی لگانا مشکل کام ہے۔ یہ سوداگری کوئی کرتا ہے۔ کلام شاعر ہے۔

سے ہو دل مانگو تو دل لے لو جو جان مانگو تو جاں لے لو دہائی دیتی پھرتی ہے تمہارے نام کی تسبیح عاشق جو انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو پھر عقل کے مشورے قبول نہیں کرتا نفع نقصان کا سوچنے والے سچے عاشق نہیں ہوتے۔ کھوکھلے دعویٰ دار عاشق نہیں کہلوا سکتے۔ کلام شاعر ہے۔

عقل عیار ہے سو بھیس بدل لیتی ہے عشق بیچارہ زائد نہ ملاں نہ حکیم عاشق لوگوں کو دیکھتے ہیں ہر وقت مصائب سے گھرا ہوا ہوتا ہے مگر عاشق سکون میں ہوتا ہے محبوب اچھا محبوب ہے کہ ہر وقت موت یاد دلاتا ہے عاشق کے لیے موت بھی جلوہٴ یارِ نظر آتی ہے سچا عاشق حسن شناس اور جمال شناس ہوتا ہے یعنی کائنات کے درے درے میں حسن حقیقی کا جلوہٴ موہن دیکھتا ہے یہ عاشقانِ باصفا کی بات ہے تخلیق کی نمائش میں ایک سے ایک بڑھ کر حسین موجود ہیں لیکن عاشق ہر ذرے کو اپنے محبوب کی کرن دیکھتا ہے ادھر جلوہٴ یارِ نظر آتا ہے اپنی نفی تب ہوتی ہے

جب اپنے آپکو حسن کے سپرد کر دیں موسم خزاں کو ختم کرتے ہوئے موسم بہار خوشبو حاصل کرنے کی خاطر عاشق اپنے محبوب میں فنا ہو جائے عاشق اپنا سفر بلند بہت سے رواں دواں رکھے گردش ایام کے زخموں سے مت ڈریں بلبل پھول کا شیدار رہتا ہے عاشق اپنے احساسات اپنے محبوب کے پاس پہنچانے کے لیے کسی قاصد کی تلاش نہ کرے خود ہی بارگاہ حسن میں حاضری دے۔ عاشق لوگ اپنے اپنے محبوب کی زیارت کے لیے ہمیشہ سرگرداں رہتے ہیں عشق جتنا بختہ ہوتا ہے اسی قدر محبوب کی جستجو زیادہ ہوتی ہے مرشد کافران مرید پورا کرے اور پھر مرشد کرم کر لیا۔ **وَأَذْفُرْ بَعْدَهُ دِيْءُ أَوْفٍ بِعَهْدِ كُتْرَجٍ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ** آیت ۴ ترجمہ: اور میرا عہد پورا کر وہیں تمہارا عہد پورا کرو نگاہ شننشاہ عالم اپنے

بندہ خاص کو اپنے حضور میں طلب کرتا ہے۔ اس روحانی حکومت کے شرائط و احکام کا ایک ذکر ملتا ہے جس سے تسلی و تسکین رحمت و شفقت اور ایمان میسر ہوتا ہے۔ اہل طلب و ارادت کا بہترین حال یہ ہے کہ ہر روز اور ہر رات دریائے شوق موجیں مارتا رہے اور دردِ طلب بڑھتا رہے ہر سانس عشق و محبت کے سوز و اندوہ میں نکلے جیسی کہ ان کی طلب ہے اگر محبوب پہلو میں آملتا تو زہے نصیب اگر یہ دولت نصیب نہ ہوئی اور آستانہ بارہی پر عمر گزر گئی تو بھی زہے نصیب ہوا اور نہ وہ تو معاذ اللہ ایسی بلائے عظیم کو آسمان و زمین بھی نہیں اٹھا سکتے ان اہل طلب کے دردِ دل میں ذرا سی کمی بھی ہو جاتی ہے تو اپنے آپ کو کافر اور جہنمی سمجھنے لگتے ہیں ایسے شخص کو سید الفقراء اور جو انہردوں کا جو انہر دکنہا بجا ہے اپنے ذوق و سوز میں اسے یہ لذت آرہی ہے کہ نامعلوم واصل واجد کو بھی نصیب ہے یا نہیں اے عزیز یہ شے ایسی نہیں ہے جس کی طلب میں کوئی نقصان یا خسارہ ہو۔ نقصان و خسارہ کا تو سامان ہی اٹھ گیا اور نفع ہی نفع باقی رہ گیا ہے ایسی تجارت میں جس قدر زیاں ہے اسی قدر فائدہ بھی بڑھ چڑھ کر ہے مرید مالک حقیقی کی عظمت و عزت و کبریائی کی آنچ میں تپتا ہے مرید کو کبھی ایک جھلک دکھائی جاتی ہے کبھی مدہوش کیا جاتا ہے کبھی پردہ اٹھا دیا جاتا ہے کبھی پردہ گر دیا جاتا ہے کبھی سامنے بلا لیا جاتا ہے کبھی پیچھے بٹھا دیا جاتا ہے کبھی نوازا جاتا ہے کبھی گدازا جاتا ہے یہ مسند درد مند کی بات ہے۔ مسند درد مند بننے کے لیے آئینہ دل طبیعت کے رنگ اور بشریت کی ظلمت سے پاک و صاف ہوں تو انوارِ غیبی کے قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ شروع شروع میں یہ انوار تجلی کی چمک کی طرح

آتے جاتے ہیں پھر جس قدر قلب کی صفائی بڑھتی جاتی ہے۔ ان میں قوت آتی جاتی ہے۔ اس کے بعد چرخ و شمع اور آگ کے شعلوں کی طرح یہ چمک نظر آتی ہے۔ یہ سب ارضی انوار ہوتے ہیں۔ جن کے بعد کچھ انوار سورج، چاند اور ستاروں کی طرح نظر آتے ہیں یہ علوی انوار ہوتے ہیں۔ ان میں کبھی کبھی ایسی روشنی ہوتی ہے کہ ہزاروں چاند اور سورج ان کے آگے ماند ہوتے ہیں تو سورج چاند ستاروں کی مانند نور ہو وہ روحانیت کا نور ہے جو بجلی کی طرح چمکے وہ مرشد کی طرف سے ہے جس قدر دل کی صفائی ہوتی ہے اسی قدر اس نور میں تابش ہوتی ہے جو مچھلیاں یا پرندے شکاری کو دیکھ کر بھاگ جائیں وہ بچ جاتے ہیں جو غفلت میں پھنس گیا وہ دشمن کے پھندے میں آجائے گا۔ مردوں کے لیے عقل جز بڑی چیز ہے مگر عشق عقل کل ہے جو بڑے بڑے قلعے اور پہاڑوں کی بلند سے بلند تر چوٹیاں آگے آنا فتح کر دیتا ہے۔ سب سے بہترین عقل عشق ہے جو اپنے معشوق کو دیکھ کر پوجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بلند ہمتوں اور اونچے ارادوں کو پسند فرماتا ہے کمزور ارادوں کو پسند نہیں کرتا جب کوئی بات ہو اسی کے لطف و کرم کے وفا کی اسی کے بخشش و عطا کی ہو معشوق کے ناز و کرشمہ لب در خسار کی باتیں بھی منہ سے نکلتی رہتی چاہیئے۔ معشوق کے کوچہ میں جس بہانہ سے ہو آنا رہے۔ معشوق کی گلی کے ایک تنکا کی طرح بن کر رہنا چاہیئے۔ معشوق کے پاس بیٹھنے والوں سے بھی پیار کرے تاکہ معشوق تک رسائی کا سامان ہو سکے خواہ مال خرچ کرنا پڑے خواہ جان کی بازی لگائے۔ مرشد کی درگاہ کے کمترین بندوں کا کمترین غلام بن جائے ساتھ ساتھ ڈرتا بھی رہے بے ادبی سے دھتکار دیا جاتا ہے جو ائمہ یہ عشق کی آگ تیرے سینے سے کیوں نہیں بجھ سکتی اور تیرے دل میں جگہ کیوں نہیں کرتی۔ اپنے قدم جما کر رکھو۔ جب تک مرشد نہیں عشق کی بات نہ کرو نہ ہی منزل کا نشان ملے گا۔ خبردار طلب کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑ دو جس طرح کیمیا گر پارے کو کھول میں ڈال کر گھوٹتا ہے تم بھی جب تک اسی طرح گھوٹے اور گڑھے نہ جاؤ گے تب تک کام نہ بنے گا۔ بس اس راہ میں بھسم ہو جاؤ جب تک تمہیں محبت کی چنگاری اور معرفت الہی کی سرخ گندھک نہ ملے گی تمہارے وجود کا تانا بانا کبھی سونا نہیں بن سکتا۔ معشوق کا تصور تو ہمہ وقت ہونا ضروری ہے۔ مرشد کی صورت دیکھی بھائی ہوتی ہے اس طرح جب تصور میں دل جمعی پیدا ہوگی تو مزید آسانی سے آگے ترقی کر سکتا ہے ہر وقت اپنے آپ کو مرشد کی حضری میں تصور

کرنے میں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اتفاق سے کبھی کبھی دونوں کے قلب ایک دوسرے کے سامنے آ جایا کرتے ہیں۔ پھر مرشد کے قلب سے مرید کو براہِ قلب فیض ملتا رہتا ہے۔ وہ فیض جو مرشد نے سو ریاضتوں سے حاصل کیا تھا وہ مرید کو باوجود اس کی گونا گوں گرفتاریوں کے بآسانی حاصل ہو جاتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے آفتاب کا عکس پانی پر پڑ رہا ہو اور پانی سے سامنے ایک دیوار پر پڑ رہا ہے جسے عکس کا عکس کہتے ہیں۔ یہی حال مرید کے قلب پر عکس پڑنے کا۔ اس طرح پہلے ہی قدم پر سب کچھ مل سکتا ہے۔ اگر معشوق راضی خوش ہو جائے تو بات جلد بن جاتی ہے نماز پڑھنا روزے رکھنا غیر خیرات کرنا یہ کام تو یہ وہ عورت بھی کر لیا کرتی ہے۔ طالبانِ خدا کے کام اور ہیں جو بغیر شیخ کی مدد کے نہیں ہو سکتے۔ اس درمت کا پھل محبت الہی ہے۔ یہاں عقل گم اور دل پردہ عدم اور جان حیرت میں ہے۔ بغیر حضوریِ قلب کے کوئی عبادت عبادت نہیں کوئی اطاعت اطاعت نہیں۔ حضوریِ قلب صرف مرشد کی توجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ معشوق کے سامنے رہنے کی ضرورت ہے یہ مردوں کے کام ہیں۔ اگر عورتیں بھی انھیں کریں تو وہ بھی مردوں میں شمار ہو سکتی ہیں۔ اگر مرد ہوش نہ کریں تو وہ عورتوں سے پست ہیں۔ مرید کو مرشد سے خوش رہنا چاہیے۔ مرید کو غم و غصے سے سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ معشوق اگر تلوار چلانا چاہے تو دم مت مار سر کو جھکا دے۔ وہ غفور و رحیم ہے وہ کرم کرنے والا ہے جو بیدکاروں سے عشق بازی کرتے ہیں انہیں دیدار نصیب نہیں ہو سکتا۔ جب مرشد کے سوا اور کسی کا چہرہ سامنے آئے تو یہی بت پرستی ہے۔ ذات حق خود اجالا ہے اور اجالے کو پسند کرتی ہے۔ ہمت کا یہی تقاضا ہے کہ سوائے اللہ جل شانہ کے اور کسی کی طلب میں عمر عزیز صرف نہ کی جائے۔ عاشق جو سوز و گداز عشق میں مبتلا ہے۔ معشوق اس کا پالن بار ہے اگر کچھ عقل ہے تو عمر کو ضائع مت کر۔ ایک شخص ایک عورت کی جانب بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس عورت نے کہا کہ مجھے کیوں دیکھ رہے ہو۔ اس نے کہا کہ میں تیرا عاشق ہوں۔ اس عورت نے کہا کہ میرے پیچھے میری بہن چلی آرہی ہے۔ وہ مجھ سے زیادہ حسین و جمیل ہے اسے دیکھو جب اس شخص نے اس عورت کی جانب دیکھنا شروع کیا تو پہلی عورت نے اس جعلی عاشق کے سر پر ایک بوتل رسید کیا اور کہا کہ عاشق تو میرا ہے اور دیکھتا ادھر ہے۔ اس وقت تک مرشد کو حاصل نہیں کر سکتا

جب تک اپنی ہستی خواہشات کو دور نہیں کرتے۔ معشوق سے دوسری زندگی ملتی ہے۔ معشوق دوسری پیدائش دیتا ہے۔ جب تک جھٹکا دور نہیں کیا۔ مغز ہاتھ نہیں آتا صفات حیوانی پھلکا ہے۔ انسانوں اور حیوانوں میں فرق صرف اپنی پہچان ہے۔ بغیر مرشد کے یا دحق حاصل ہی نہیں ہوتی۔ جس نے اپنا وقت ضائع کیا۔ نقصان کیا۔ ہر کام وقت پر کرتے رہو۔ قائدہ ہوگا۔ یہ دل بیت المعمور ہے یہ دل ظلمت و نور کے خالق کا گھر ہے۔ یہ دل ہر سردار کا سرد ہے نیک بخت وہ ہے جس کو مرشد کی نعمت حاصل ہوئی معشوق ایک ایسا بادشاہ ہے جو شکستہ دبے خانماں و خراب دل کے سوا اور کہیں رہنا پسند نہیں کرتا جہاں کوئی اگر پڑاجلا بھٹا ٹوٹا پھوٹا سا گھر ملا وہیں اس سلطانِ عالم نے اپنا مسکن بنایا کسی قہید میں جب بادشاہ داخل ہوتا ہے وہاں کے سرداروں کو تباہ و برباد کر کے اپنا حکم صادر فرماتا ہے۔ جب عشق آتا ہے تو تمام نفس امارہ کی قوتوں کو ختم کر کے اپنی بادشاہی قائم کرتا ہے۔ محبت الہی ایک گلزار ہے نوشیو سے بہارا دماغ خالی رہے سو کیا رہے اٹھو بیدار ہو جاؤ کچھ کام کرو۔ عمر کی چند سانس جو باقی ہیں انہیں بیدار کر لو۔ ان سانسوں کو ضائع نہ ہونے دو صاف پانی نہیں ملتا تو نہر کا پانی پی لو پیاس تو بجھاؤ۔ وقت کی قدر کرو۔ کسی نے پوچھا کہ حضور عشق و محبت کی علامت کیا ہے فرمایا کہ جب دریا جوش میں آئے تو اس وقت پوچھنا محبت کی علامت یہ کہ عاشق کو محبوب کے بغیر خواب حرام ہو جائے۔ عاشق آنکھ جھپک نہ سکے۔ انتظار میں رہے۔ کب معشوق آجائے۔ عشق میں تمام شکلیں ایک سی دکھائی دیتی ہیں مگر آدمی، آدمی میں فرق ہے۔ ہر ایک آدمی نہیں انسان تو بہت دور کی بات ہے۔ باطنی شکلیں مختلف ہیں۔ یاد رکھیے کہ مرشد کا دل مرید کے دل کا آئینہ ہوتا ہے۔ مرید کا دل مرشد کے دل کا آئینہ ہوتا ہے اسی طرح گلستانِ محمدی کے پھول چنے جاتے ہیں۔ اس باغِ قادری سے جس نے بھی پھول پھل کھائے ادب سے فروٹ کھایا ہے اگر عشق نہ ہوتا تو کسی کو بھی اللہ جل شانہ حتیٰ کہ جہان کو ہی پیدا نہ کرتا۔ ساری کائنات محبت ہی کی رنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے۔ ذرہ ذرہ میں محبت کے اثرات نمایاں ہیں۔ محبت ہی تو وقتِ قلب ہے۔ محبت ہی غذائے روح ہے محبت ہی قرۃ العین ہے محبت ہی حیات الابدان ہے دل کی زندگی، زندگی کی کامیابی، کامیابی کو دوام و بقا بخشنے والی الغرض محبت ہی سب کچھ ہے۔ محبت ہی سے انابت الی اللہ کی صفت پیدا ہوتی ہے۔ صبر زہد حیا فقر سب محبت کے بغیر بے معنی ہیں۔ محبت سے علاقہ پیدا ہوتا ہے۔ دل آشنا ہو تو اس میں ترقی ہوتی ہے۔ محبت کا اثر قلب تک پہنچ جاتا ہے جب انسان بقا ہے تو سب مخلوق سے اعلیٰ و ارفع ہوتا ہے عشق ہی وہ امانت تھی جو اس نے قبول کر لی محبت ایک نسبت ہے اگر محبت نہ

ہوتی تو دو پہلو نہ ہوتے۔ محبت معرفت کی محتاج ہے۔ اور معرفت محبت کی محتاج ہے۔ محبت معرفت کا نتیجہ ہے
محبت ہی سے انعام ملتا ہے۔ عشق کی برکت سے عاشق کو بے پناہ قوت حاصل ہوتی ہے عاشق اب الوقت
ابو الحال بن جاتا ہے۔ زبان شاعر ہے۔

صدق خلیل بھی ہے عشق صبر حسیں بھی ہے عشق معرکہ دُور میں بدر و خنین بھی ہے عشق۔
اگر عقل کو عشق کی رہنمائی حاصل ہو تو جہیں بھی یقین کی نعت سے سرفراز ہوگی اگر عشق کو عقل کا تعاون ہو تو
بنیاد پائیدار ہو جاتی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے معاون ہیں عقل اور عشق دونوں ہی سالارِ قافلہ ہیں رہنمائی
کا فرض انجام دیتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے۔ عقل حیلے حوالے سے رک رک کر طے کراتی ہے عشق دوڑاتا
ہو منزل تک لے جاتا ہے۔ عاشق کی آبرو معشوق کے نام سے ہے۔ محبت تو بے جان چیزوں کو بھی حرکت
میں لے آتی ہے۔ متبر رسول حضور کی جدائی میں رو پڑا، ایسا رویا کہ لوگ حیران و ششدر رہ گئے۔ جس نے بھی
محبت کی کھیتی بوٹی اپنی آنکھوں سے فیض یاب ہوا۔ عشق اس وقت تک بے معنی ہے جب تک محبوب کا
اتباع نہ کیا جائے۔ محبوب کے عادات و شمائل، افعال و اقوال، رفتار و گفتار، عادات و اطوار، اخلاق و
خصائل پسند و ناپسند کو اپنے لیے نمونہ بنانا اور تقلید و اتباع کرنا لازم ہے۔ محبوب کی ہر ادا، ہر اندازہ ہر بات
ہر حرکت، ہر اقدام کو اپنے لیے مشعل راہ بنا کر خود کو اسی طرز پر ڈھالنا عشق صادق کا تقاضا ہے۔ اتباع کامل
کے بغیر عشق کا دعویٰ بے معنی ہے۔ بارگاہ عشق سے وہ مقام حاصل ہوگا۔ آپ پر ذات حق کی نوازشیں
نازل ہونا شروع ہو جائیں گی۔ عشق کی آخری منزل طلب ذات حق ہے۔

محبت کی وجہ سے کسی کو جانا جاتا ہے دل میں بٹھایا جاتا ہے اس کی عادات اور اس کے خصائل کو محبت
ہی سے جانچا جاتا ہے اور پھر اس سے انس بڑھ جاتا ہے پیار کی لگن ابھرتی ہے دل میں ایک مقام پیدا ہوتا ہے
آہستہ آہستہ افسانہ اسی کا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی کی یاد اسی کا ذکر اسی کی باتیں، اسی کی حکایتیں اپنی طرف
کھینچ لیتی ہیں۔ پھر اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر ساعت ہر گھڑی ہر لمحہ اسی کا تصور رکھنا پینا بھی اسی کی وابستگی
کے لیے زندگی اس کی نذر آہ۔ جن کو اپنے مرشد کا عشق لگا ہوگا۔ عشق کی منازل طے کرتے ہوئے سب کچھ
بھول جاتا ہے۔ عشق میں اپنی ذات نہیں دیکھی جاتی۔

مہ ان پڑھ مرید کا مضمون نہ

وَمَنْ حَوَّلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ سَلْبًا لَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝۱۰۱۔
 ترجمہ: اور تمہارے آس پاس کے کچھ گنوار منافق ہیں اور کچھ مدینہ والے ان کی غر ہو گئی ہے نفاق تم انہیں
 نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں۔ جلد ہم انہیں دوبارہ عذاب کریں گے پھر بڑے عذاب کی طرف پھیرے
 جائیں گے۔ روزِ روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ محبت کی ناقابلِ تردید دلیل اور صحیح معیار یہ ہے کہ مدعی محبت
 کی آنکھ اور کان محبوب کا عیب دیکھنے اور سننے سے پاک ہو۔ عقلِ سلیم کے نزدیک بھی محبت کا صحیح معیار یہی ہے
 کیونکہ محبت کا مرکز حسن و جمال ہے ممکن ہی نہیں کہ محبت والی آنکھ کو محبوب کی ذات میں کوئی عیب نظر آئے اگر
 کسی کو محبوب میں عیوب و نقائص نظر آتے ہیں تو وہ اپنے دعویٰ محبت میں جھوٹا ہے۔ محبت والی آنکھ کو محبوب
 کا واقعی عیب نظر نہیں آتا۔ مرید کو سوائے اپنے مرشد کے اس جہاں میں اور کوئی حسین و جمیل دکھائی نہیں
 جس کو مرشد مانا جائے وہ ہر عیب سے پاک جانا جاتا ہے۔

قیض کرتا

جس دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا جارہا تھا تو حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے
 ایک پیراہن لے کر آئے وہ پیراہن حضرت ابراہیم کو دیا جس سے آتشِ نمرود آپ پر سلامت ہو گئی۔ کچھ
 عرصہ بعد وہی پیراہن حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیا گیا جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو پہنا دیا۔ جس
 روز حضرت یوسف اپنے بھائیوں کے ساتھ جنگل میں گئے۔ وہی پیراہن آپ کے زیب تن تھا یہ وہی پیراہن بطور
 نشانی حضرت یعقوب علیہ السلام کو بھیجا تو آپ کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔ یہ پیراہن بہشت سے حضرت آدم
 علیہ السلام لائے تھے۔ آتشِ بھروسہ و فراق سے محفوظ رہے۔ عاشقانِ ربانی مشائقانِ سحان جنہوں نے زندگی
 کو شمعِ جمال کی شعا عوں کی نذر کر دیا۔ وہ یہ لباس پہنتے ہیں یہ لباس ہے کیا یہ لباس لباسِ نقوی ہے۔
 بلبلِ چینِ صدق و صفا گلشنِ صدق و صفا آپ ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کا دن ہفتہ تھا۔ حضرت نوح
 کا بدھ تھا۔ حضرت ابراہیم کا سوموار تھا۔ حضرت موسیٰ کا منگل تھا۔ حضرت عیسیٰ کا اتوار تھا۔ سرکارِ دو عالم
 کے دو دن ہیں۔ جمعرات اور جمعہ المبارک: بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخلوق کے لیے جو نظامِ رشد و
 ہدایت کا درخت لگایا اس کی جڑیں درود و رزق پھیل گئیں اور خوب تناور درخت شاخ و درشاخ گھنا اور
 برگ آدر ہوا اس قلوبِ اولیاء کی سرزمین سے جس نے ہدایت پائی وہ ان کے علم کے آبِ حیات سے

سیراب ہوا۔ اور پھر اس سے حسین اور سرسبز و شاداب چراگاہیں اور سبزہ زار پیدا ہوئے اور آغوشِ اسلام کو جواہراتِ روحانیت سے مالا مال کر دیا۔ ارشادِ خداوندی ہے: **اَنْزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ مَافَسَلَتْ** اور یہ بقدرِ حاشا ترجمہ: اس نے آسمان سے پانی نازل کیا۔ پھر مہرِ نیکے رودخانے اپنے اپنے طرف کے مطابق۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانی علمِ روحانی ہے اور رودخانے، ندی، نالے لوگوں کے دل ہیں۔ جب اس درخت کے نیچے سایہ میں بیٹھیں گے تب اس نفس کی دھوپ سے بچیں گے۔ مرشد کا سایہ سب نجاست کو دور کر دیتا ہے جب نور کی سیل ہوتی ہے تو تمام غفلت و ظلمت کو دور کیا جاتا ہے۔ باطل کی جھاگ چھٹ جاتی ہے پھر قلوب اس طرح منور ہو جاتے ہیں جیسے چودھویں کا چاند ان میں میل کچیل باقی نہیں رہتی۔ ہر درخت نے اپنا اپنا حصہ لیا۔ اولیا کا قلب ہادی و ہدیدی ہوتا ہے۔ آنکھ کی بینائی اور ہر قلب کی بینائی اور ناف سے نیچے زمین ہے۔ **اَتَاَمَرُكُمُ النَّاسُ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَلْعُسْکُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ** تک چ سورۃ البقرہ آیت ۱۷۷ ترجمہ: کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو کیا تمہیں عقل نہیں ہے عمل انسان کے الفاظ کسی کی لوح دل پر نقش نہیں بنا سکتے۔ وہ زبان سے نکل کر کانوں پر ٹکراتے ہیں اور فضاؤں میں گم ہو جاتے ہیں۔ دل تک تو صرف اس شخص کی آواز پہنچتی ہے جس کے الفاظ کے پیچھے عمل کی بے پناہ قوت ہوتی ہے کلام شاعر ہے۔

واعظ کا ہر ایک ارشاد بجا تقریر بہت دلچسپ مگر
آنکھوں میں سرورِ عشق نہیں چہرے پہ یقین کا نور نہیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان

حضرت علیؓ مردِ مقبول ہے۔ علیؓ نفسِ رسول ہے زوجِ بتول ہے۔ علیؓ کا دوست خدا کا مقبول ہے۔ علیؓ امیر المؤمنین ہے۔ علیؓ امام المتقین ہے۔ علیؓ شفیع المدینین ہے۔ علیؓ خلیفۃ المسلمین ہے۔ علیؓ وسیلہ دین ہے۔ علیؓ مصطفیٰ کی جان ہے۔ علیؓ منارہ ایمان ہے۔ علیؓ معرفت کا آسمان ہے۔ علیؓ شمع دین ہے۔ علیؓ خدا کی برہان ہے۔ علیؓ شمع عرفان ہے۔ علیؓ باطنِ قرآن ہے۔ علیؓ حافظِ قرآن ہے اور جامعِ قرآن ہے۔ علیؓ اولیاء کا سلطان ہے۔

علی صداقت کا نشان ہے۔ علی اولیاء کا امام ہے علی حق کا امام ہے علی کا ہر ولی غلام ہے۔
علی نظام و لایت دو جہان میں علی کا فیض عام ہے۔ علی کی محبت معرفت علی کمال الہی کا مظہر
اور جمالِ خداوندی کا مطلع ہے۔

۴ اہلبیت کی محبت ۴

اہلبیت کی محبت مخلوق پر فرض ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ
حضرت عمرؓ کا دورِ خلافت تھا ایک شہر مدائن فتح ہوا تو حضرت عمرؓ نے مسجد نبویؐ میں تمام مال جمع کیا
سب سے پہلے حضرت امام حسنؓ تشریف لائے ان کو ایک ہزار درہم نذر کیے۔ ان کے جانے کے
بعد حضرت امام حسینؓ علیہ السلام تشریف لائے ان کو بھی ایک ہزار درہم دیئے۔ پھر ان کے جانے کے
بعد آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ حاضر ہوئے تو آپ نے ان کو پانچ سو درہم دیئے۔ عبداللہ نے کہا
ہمارے سردار میں حضور پاکؐ کے زمانے میں نوجوان تھا اور سرکارِ دو عالم کے ساتھ جنگوں میں شامل
ہوا ہوں۔ امام حسنؓ اور حسینؓ اس وقت گلیوں میں کھیلا کرتے تھے۔ آپ نے ان کو ہزار ہزار درہم
دیئے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا بیٹا پہلے وہ مقام اور فضیلت تو حاصل کرو جو حسنؓ اور حسینؓ کو
حاصل ہے۔ ان کے باپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ والہ حضرت فاطمہ الزہراءؓ اور زانا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے ناقص العقل ان کی شان و مرتبہ دیکھو اپنے آپ کو دیکھو سب
بات غور کرنے کی ہے۔ اہلبیت اطہار کی شان سب سے بلند و بالا ہے۔ سر زمین مکہ اور
طائف اور بیت اللہ اور مدینہ شریف کے سربراہ ہیں۔ محبت اہلبیت موجب ایمان ہے سرِ پایہ
بقا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل اطہار کو ان تمام اعتقادی اور عملی ناپاکیوں اور برائیوں سے بالکل
پاک اور منزہ فرما کر قلبی صفائی اخلاقی ستھرائی اور تزکیہ ظاہر و باطن کا سب سے اعلیٰ درجہ
دیا ہے۔

یوم عاشورہ کی فضیلت

حضرت آدم علیہ السلام کی اس دن توبہ قبول ہوئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس دن کامیاب کیا اور فرعون پر فتح دی ۔
 حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی اس دن جو دی پہاڑ پر ٹھہری ۔
 حضرت یونس علیہ السلام نے اس دن مچھلی کے پیٹ سے نجات پائی ۔
 حضرت یوسف علیہ السلام کو اس دن کنوئیں سے نکالا گیا ۔
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دن پیدا ہوئے اور اسی دن آسمان پر اٹھایا گیا ۔
 حضرت داؤد علیہ السلام کی اس دن توبہ قبول ہوئی ۔
 حضرت ابراہیم علیہ السلام اسی دن پیدا ہوئے ۔
 حضرت یعقوب علیہ السلام کی اس دن بینائی لوٹ آئی ۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کا اسی دن اعلان ہوا ۔
 حضرت ایوب علیہ السلام نے اس دن بیماری سے شفا پائی ۔
 حضرت ادریس علیہ السلام کو اسی دن آسمان پر اٹھایا گیا ۔
 حضرت سلیمان کو اسی دن ملک کی بادشاہی دی گئی ۔
 حضرت آدم علیہ السلام اسی دن پیدا ہوئے ۔ جمعہ کا دن تھا ۔

نکاح کی حقیقت

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے نکاح افضل ہے ۔ نسل انسانی کی بقا اس سے ہے ۔ شہوت اس لیے رکھی گئی ہے کہ مذکر نسیج کا اخراج کرے اور مونث کی کھینچ میں اس کی کاشت کرے ۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تو اس کے بغیر بھی نسل انسانی کو عمل میں لاسکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا یہ تھا کہ اسباب کا مسابب پر ترتیب ہو ۔ انسان حصول اولاد کے لیے کوشش کرتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی محبت کا دخل ہے کیونکہ اس کے حکم کی اطاعت میں طلب اولاد کی کوشش کرتا ہے ۔ دوسرا اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کی محبت کا اظہار ہوتا ہے کیونکہ وہ آپ کی امت میں تکثیر کے لیے جدوجہد کرتا ہے ۔ تیسرا یہ کہ وہ نیک اولاد کی دعا سے برکت حاصل کرنے کی سعی کرتا ہے چوتھا یہ کہ وہ اولاد کی عمدہ تربیت کر کے ملک و ملت کی تعمیر اور اس کے استحکام کے لیے افراد مہیا کرتا

ہے۔ پانچواں یہ کہ اولاد کی وجہ سے اسے رسول اللہ کی سیرت کے اس حصہ پر عمل کا موقع ملتا ہے جس کا تعلق اولاد سے ہے۔ چھٹا یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کے جن احکام کا تعلق اولاد سے ہے اولاد کی وجہ سے ان احکام پر عمل کا موقع ملتا ہے۔ ساتواں یہ کہ اولاد کی تربیت اور پرورش کر کے وہ اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کا مظہر ہو جاتا ہے۔ آٹھواں فائدہ یہ ہے کہ جب انسان بڑھا ہوا ہو جاتا ہے تو اولاد اس کا دست و بازو بن جاتی ہے۔ نوواں فائدہ یہ ہے کہ جب بچے چھوٹے ہوتے ہیں تو ان کی وجہ سے انسان کا گھر میں دل بہلتا ہے۔ بیمار ہو جائے تو بچے اس کی تیمارداری کرتے ہیں۔ بچوں کی کفالت کے ذمہ دار ہونے کی وجہ سے انسان کے دل میں زیادہ سے زیادہ کمانے اور محنت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ بچوں کی وجہ سے انسان کے دل میں رحم اور ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ معاشرہ میں وہ الگ تھلک نہیں رہتا اور اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ نیز اولاد کی وجہ سے انسان کی تمدنی زندگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اولاد کی شادی بیاہ کے معاملات کی وجہ سے نئے نئے لوگوں سے تعلقات پیدا ہوتے ہیں اور دسواں فائدہ یہ کہ اولاد اگر بچپن میں فوت ہو جائے تو ماں باپ کی شفاعت کرتی ہے۔ گیارہواں فائدہ یہ کہ ماں باپ کی تعلیم سے اولاد جو نیکیاں کرتی ہے ان کا اجر ماں باپ کو ملتا ہے۔ بارہواں فائدہ یہ کہ ایسا اوقات اولاد کی نیکیوں سے ماں باپ کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ نکاح سے انسان کی شہوت کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ گناہ سے بچ سکتا ہے۔ عورت نیک ہو تو سکون ملتا ہے۔ **هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ** سے لے کر **صَنِ الشُّكْرِ** یہ پچھ سو اعراف آیت ۱۸۹ ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا کہ اس سے چپن پائے۔ پھر جب اس پر مرد چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا تو اسے لیے پھرا کی جب بو جھیل پڑی دونوں نے اپنے رب سے دعا کی ضرور اگر تو ہمیں جیسا چاہیئے بچہ دے گا تو بے شک ہم شکر گزار ہوں گے۔ عورت زندگی کے تمام معاملات میں رفیق ہوتی ہے۔ محرم راز ہوتی ہے۔ مونس اور غمگسار ہوتی ہے۔ نکاح اس سے کرد جو تمہیں پسند آئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **وَإِنْ خِفْتُمْ** سے لے کر **أَوْتَىٰ إِلَّا تَعْوُا** یہ پچھ سو آیت ۳ ترجمہ: اور تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں پسند آئیں دودو اور تین تین اور چار چار پھر اگر ڈرو کہ دو بیویوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کفیریں جن کے

تم مالک ہو۔ یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔ حتیٰ ہر ادا کر لو۔ **فَمَا اسْتَعْتَضَرْتُمْ**
بِهِ مِنْهُنَّ فَأَتُوهُنَّ فَرِيضَتَهُنَّ طہ سورة النساء آیت ۴۴ ترجمہ: تو عورتوں کو نکاح میں
لانا چاہو تو ان کے بندھے ہوئے ہر انہیں دو جو نکاح کے قابل نہیں وہ روزے رکھیں اور صبر کریں
ارشاد ہوتا ہے۔ **وَلَيْسَتْ غَفِ الْزَّيْنِ** سے لے کر **فَضْلِهِ** طہ سورة فور آیت ۳۳: ترجمہ!
اور چاہیے کہ بچے رہیں وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے۔ یہاں تک کہ اللہ مقدور والا کر دے اپنے
فضل سے۔ حدیث مبارک میں ارشاد ہے۔ مسلم جلد سوم حدیث نمبر ۳۳۷۹ ترجمہ: حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال کے مہینہ میں مجھ سے نکاح کیا اور
شوال کے مہینہ میں ہی میری رخصتی ہوئی۔ چنانچہ بوجہ سنت شوال میں نکاح کا زیادہ ثواب ہے اگر عورت
سے پیچھے سے ہمبستر ہو تو بچہ بھیگنا ہو گا۔ حدیث ۳۴۳۳ مسلم جلد سوم ترجمہ میں حضرت عابر رضی
اللہ عنہا بیان کرتے ہیں۔ یہودیہ کہتے تھے کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کے اندام نہانی میں پیچھے
سے جماع کرے گا تو بچہ بھیگنا پیدا ہو گا۔ اسی جلد میں حدیث نمبر ۳۴۳۴۔ حضرت ابو ہریرہ سے
روایت ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ
آئے بیوی مرد سے ناراض ہو تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ ایسی بری حکمت۔
متعلق قرآن نے فرمایا۔ **الْزَّوْجَالُ قَوَّامُونَ** سے لے کر **كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا** طہ سورة النساء
آیت ۳۴۔ ترجمہ: مرد افسر ہے عورت پر اس لیے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی
اور اس لیے کہ مرد نے ان پر مال خرچ کیے تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں۔ خاوند کے پیچھے
حفاظت رکھتی ہیں۔ جس طرح اللہ نے حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ
اور ان سے الگ رہو اور انہیں مارو پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ
اختیار کرنا نہ چاہو بے شک اللہ بلند اور بڑا ہے۔ خاوند کے بلانے پر بیوی فوراً حاضر ہو۔ **وَلَا تَقْتُلُوا**
أَوْلَادَكُمْ سے لے کر **خَطَا كَبِيرًا** طہ سورة بنی اسرائیل آیت ۳۱ ترجمہ: اور اپنی اولاد کو
قتل نہ کرو۔ مفلسی کے ڈر سے ہم انہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی۔ بے شک ان کا قتل
بڑی خطا ہے۔ بچے کو دودھ پلانے کے متعلق قرآن میں ارشاد خداوندی ہے۔ **وَالْوَالِدَاتُ** سے
لے کر **تَعْمَلُونَ بَصِيرَةً** ترجمہ: اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دوبرس اس کے

لیجے جو دودھ کی مدت ہے۔ پوری کرنی چاہیئے۔ اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے۔ حسب دستور کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا مگر اس کے مقدور بھر ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچے سے اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچہ کو اور نہ اولاد والا اپنی اولاد کو اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے پھر اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضا اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ دایئوں سے اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر مضائقہ نہیں جب کہ جو دینا ٹھہرا تھا۔ بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کر دو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ وَوَصَّيْنَا سَ لَے کَرِ اِلٰی الْمَرْصُیْمَہِ پِلَا سُوْرَۃ لَقَمٰنِ آیت ۴: ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا۔ کمزوری پر کمزوری جھیلتی رہی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر بھی تک آنا ہے۔

پیر مہمانی

پیر بھائیوں کو چاہیئے کہ کوئی سلسلہ کے پیر بھائی پر ظلم کرتا ہے تو دوسرے بھائی اس وقت تک نہ تو غسل بجا بت کریں اور نہ ہی سر میں تیل لگائیں جب تک بدلہ نہ لے لیں۔ بعض صحابہ سارا سارا دن لکڑیاں چننے ان کو فروخت کر کے اپنے مرکزی پیر بھائیوں کی نذر کرتے تھے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ **وَ اذْكُرُوا اِذَا اُنْتُمْ سَلَّوْا عَلٰی سُلٰسِلٍ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِیْكُمْ دَلٰلِیْلَیْكُمْ فِیْ سُبُوْحٍ وَّاَصۡیَلٍ ۝۱۰۱** سورۃ انفال سے لے کر **لَا تَحْكُمُوْا عَلٰی سُلٰسِلٍ مِّنْ بَيْنِ اَیۡدِیۡكُمْ حَتّٰی تَكُوْنُوْا عَلٰی سُلٰسِلٍ مِّنْ بَیۡنِ اَیۡدِیۡكُمْ** سورۃ انفال آیت ۲۶ ترجمہ: اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے۔ ملک میں دبے ہوئے ڈرتے تھے اور تمہیں کہیں اچک نہ لے جائیں تو اس نے تمہیں جگہ دی اور اپنی مدد سے زور دیا اور سٹھری چیزیں تمہیں روز دیں کہ کہیں تم احسان مانو۔ اسی طرح ہر سلسلہ میں پہلے بہت کم لوگ ہوتے ہیں۔ پھر بزرگ دعا کرتے رہتے ہیں اور پھر مریدین زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔ **هُوَ الَّذِیۡ اٰیَّدَكَ** سے لے کر **عَزٰیۡزٌ حٰكِمٌ** پتا سورۃ انفال آیت ۶۲، ۶۳ ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہیں زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانوں کا اور ان کے دلوں میں میل کر دیا اگر تم زمین میں جو

کچھ ہے سب کچھ خرچ کر دیتے۔ ان کے دل نہ ملا سکتے لیکن اللہ نے ان کے دل ملا دیئے بے شک وہی غالب حکمت والا۔ مریدوں کا کام ہے اپنے مرشد کی شان کی صدا اطراف عالم میں بلند کریں تبلیغ کرنے سے سلسلہ زیادہ ہوتا ہے ہر گوشے سے بسیک کی صدا ایں خود بخود آنے لگتی ہیں۔ سہولت سے کام کرنا سخت گیری یعنی مشقت سے بھی کام کرنا خوش خبری سنانا نفرت نہ دلانا سب مل کر کام کرنا مرشد کی قیام گاہ کا بھی خاص خیال رکھنا اور ادب کرنا بارگاہ مرشد میں پہنچ کر عشق کی دولت سے مالا مال ہو جاتے ہیں۔ دربار ولایت میں جلدی آ جانا چاہیئے قوموں کی بربادی ہمیشہ آپس میں اختلاف سے ہوتی ہے۔

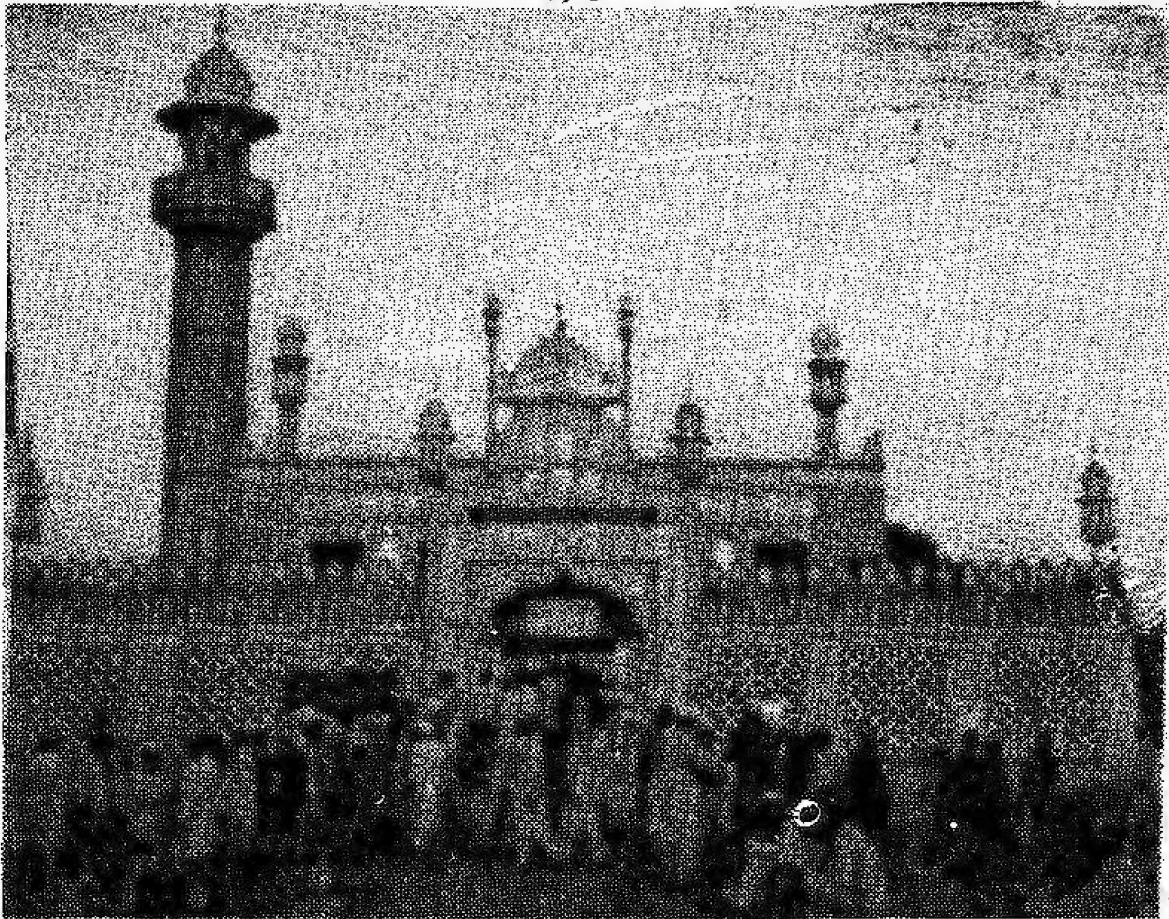
آیات کی تشریح

تشریح ارادت: قُلْ اِنْ كَانَ لِابَادُ كُمْرٍ سَ لَے كَرِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ پنا سورۃ توبہ آیت ۲۲ ترجمہ: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے۔ تمہارے پسندیدہ مکان اور چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔ صحابہ کرام کی محبت حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ مرید کی محبت ہمیشہ اپنے مرشد سے ہوتی ہے۔ یہی ایک خاص ارادت ہے۔ مرشد کے مقابلے میں مرید کے لیے ہر چیز پیچ ہے۔ جنگ بدر میں حضرت ابوبکر اپنے بیٹے حضرت حذیفہ اپنے باپ کے خلاف تلوار کھینچ کر نکل آئے۔ حضرت عمر نے اپنے ماموں کو قتل کر دیا اپنے مرشد کی خاطر صحابہ کرام نے بے سرو سامانی کی حالت میں ہجرت کر کے مدینہ آگئے۔ غزوہ تبوک سے موقع پر حضرت ابوبکرؓ نے سارا مال لاکر حضور کے قدموں میں رکھ دیا۔ اسی دوران حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہم حکم کریں اپنے آپ کو قتل کرو تو آیت نازل ہوئی وَ لَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ سَ لَے كَرِ وَ اَشْرٰتِیْہَا پنا سورۃ النساء آیت ۶۶ توجہ: اور اگر ہم ان پر فرض کرتے کہ اپنے آپ کو قتل کر دو یا اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل آؤ ان میں تھوڑے ہی ایسا کریں گے اور کرتے جس بات کی انہیں نصیحت دی جاتی ہے تو اس میں ان

کا بھلا تھا اور ایمان پر خوش تھا۔ صحابہ نے عرض کی اگر حکم ہو تو ہم آپ کے قدموں میں اپنی گردنیں کاٹ دیں۔ حضور پاک نے حکم فرمایا اپنے مرشد میں نہ کوئی برائی دکھائی دیتی ہے اور نہ اس کی برائی آدمی سن سکتا ہے جو مرید اپنے مرشد کی برائی سنے اور خاموش رہے وہ مرید ہی نہ رہا۔ مرید تو اپنے مرشد کا ذکر سن کر خوش ہوتا ہے۔ عاشق کے لیے معشوق کا ذکر قرآن کی تلاوت ہے۔ عاشق اپنے معشوق کے مخالفوں سے دوستی نہیں کرے گا۔ حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ نامی ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے شراب پینے کی وجہ سے حد جاری کی اسی دوران ایک صحابی نے عرض کی۔ اللہ اس پر لعنت فرما یہ کس قدر شراب پیتا ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر لعنت نہ کرو تم نہیں جانتے یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کس قدر محبوب ہے۔ جس سے مرشد پیار کرتا ہے۔ اس سے سب کو پیار کرنا پڑے گا۔ مرشد کو مرید کوئی ایسا کام نہ بتائے جس سے مرشد کو تکلیف ہو اور کام کرنا بھی دشوار ہو۔ ہاں مرشد ایسا کام بتا سکتا ہے جب نیک کام نہیں کرتا تو سکون کہاں سے آئے گا۔ سَنُرِيهِمْ اٰيٰتِنَا سے لے کر بَیِّنٰتٍ شٰخِیۃٍ مِّنْ حَیْطُوتَہٗ ۝ سورۃ حٰم سجدہ آیت ۵۳ تا ۵۷ ترجمہ: ابھی ہم انہیں دکھائیں گے اپنی آیتیں دنیا بھر میں اور خود ان کے آپ میں یہاں تک کہ ان پر کھل جائے گا بے شک وہ سوتے ہیں کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں سنو انہیں ضرور اپنے رب سے ملنے میں شک ہے۔ سو وہ ہر چیز پر محیط ہے۔ دنیا میں ہر چیز کی کثرت مضر ثابت ہوتی ہے۔ بلکہ طبیعت بھی اس سے بھر جاتی ہے۔ اگر انسان ذرا غور کرے تو اس کو دنیا میں کبھی انہماک پیدا نہ ہو۔ مثلاً پلاؤ یا کوئی اور ایک قسم کی غذا کے روزانہ کھانے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دل اس سے متنفر ہو جائے گا اور طبیعت اس سے پھر جائے گی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ روح کی فطرت کثرت کی جانب نہیں بلکہ اعتدال کی جانب ہے۔ کثرت کے مضر نتائج بھی اظہر من الشمس ہیں وحدت خیال کی مشق ہے۔ خیال کی پختگی ہونے کی علامت ہے۔ جب کوئی شخص کسی بہت بڑے بادشاہ سے ملنا چاہتا ہے تو پہلے وہ اس کے محل کی ظاہر شان و شوکت سے متاثر ہوتا ہے تو سنتری پہرے والے پر نگاہ پڑتی ہے۔ محل میں اندر داخل ہوتا ہے تو اندرونی عمارت کی خاص

اسے نظر آتی ہیں اور آگے بڑھتے ہیں تو محل کی اندرونی زیب و زینت پر نظر پڑتی ہے۔ ابھی تک مالکِ حقیقی پر نظر نہیں پڑتی۔ تین مقام جمال۔ جلال۔ کمال جو لوگ جمال و جلال کی منزل پر ہیں ان سے کمال کا مقام ابھی دور ہے جو بھی چمک ہے وہ ان ذروں کی نہیں بلکہ مالکِ حقیقی کی ہے۔ ہر لمحہ، ہر شان، ہر آن۔ ہر بان ذاتِ حق ہے۔ یُسَلِّكُم مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَلْعَتِ يَوْمَ تَهْوٰی شَانِہٖ پک ۱ سورۃ الرحمن آیت ۲۹ ترجمہ: اس کے منکشا ہیں جتنے آسمان اور زمین میں ہیں اسے ہر دن ایک کام ہے ہر آن نئی شان میں جلوہ افروز ہے۔ آنکھوں کو دیکھ کر دوسرا کیوں مست ہونا ہے کون ہے جو مست بناتا ہے ذاتِ حق کو قوت ہے سوائے ذاتِ مطلق کے اور کچھ نہیں دونوں جہان میں جو کچھ ہے وہ مطلق ہی ہے اور اسی کے کرشمے ہیں۔ ایک تجنوں ہی پر کیا موقوف ہے ہر شخص مجنون بنا ہوا ہے۔ کسی نہ کسی لیلیٰ عشق میں دیوانہ ہے کوئی اپنے جسم کے غم میں مبتلا ہے کوئی لیلیٰ مجاہد منصب پر فریفتہ ہے۔ یہ سب بے سرو سامانی ہے اکمل درویش وہ ہیں جو دونوں صفات کے قائل ہیں اندر اور باہر دونوں جگہ ذاتِ حق ہے لیکن ہر پاک ناپاک پر روشنی پڑتی ہے۔ پاک ہونے یا ناپاک ہونے کا آفتاب پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وہی شخص پہچان سکتا ہے جس کی نظر درست ہو اگر کسی کی نظر درست نہیں تو آفتاب سامنے کیوں نہ چمکے لیکن اس کے لیے رات ہے۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ پک ۲ سورۃ الحديد آیت ۳ ترجمہ: وہی اول وہی آخر وہی باطن اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔ تخم و شجر کے تعلق باہمی پر ذرا غور کرو۔ تخم ابتداء ہے درخت کی اور تخم کتنی ذرا سی چیز ہے اور درخت کتنا بڑا ہوتا ہے۔ بظاہر دونوں میں کوئی مناسبت نہیں نظر آتی کتنا بڑا درخت کتنے ذرا سے تخم میں مخفی ہوتا ہے جب تخم تمہاری آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے تو تخم ظاہر ہوتا ہے اور درخت باطن ہوتا ہے جب تخم زمین میں چھپا دیا گیا اور درخت اگنا شروع ہوا تو تخم باطن ہو گیا اور درخت ظاہر اب درخت تمہاری آنکھوں کے سامنے ظاہر ہے اور تخم تمہاری آنکھوں سے مخفی۔ مگر حقیقت میں تخم اس درخت میں موجود ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو قلم لگا کر دیکھ لو اس درخت میں پھر بھپول آتا ہے اور پھل لگتا ہے اور پھل کے اندر وہی تخم موجود ہے۔ ذاتِ حق تخم اول بھی تھا اور آخر بھی ظاہر بھی اور باطن بھی

تخم ظاہر تھا تو درخت باطن۔ جب تخم باطن ہوا تو درخت ظاہر ہو گیا۔ یہی انسان کا وجود ہے یہی وہ درخت ہے یہ امور فہم انسانی سے بالاتر ہے، گول چکر یعنی دائرہ کا سراور پاؤں محیط ہے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔ دائرہ کا سرا یا پہلا حصہ اول بھی اور آخر بھی ابتداء بھی ہے انتہا بھی اور فیض جب بھی ہوا وجود سے ہوا یہاں اسماء و صفات کا ہی جلوہ ہے۔ اسی کو جلوہ قبولیت کہتے ہیں جو تو آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ سب ذات حق کا ہونا ہے اگر تم اپنا عکس کسی صاف آئینہ میں دیکھو تو ہو بہو تمہیں اپنی صورت اس آئینہ میں نظر آئے گی مگر حقیقتاً تم اس آئینہ کے اندر موجود نہیں۔ گو یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ اس میں نہیں ہو۔ اسی طرح ذات حق ہے بھی اور نہیں بھی ہر چیز میں۔ چھری قاتل بھی ہے اور نہیں بھی چونکہ چھری خود قتل نہیں کرتی جب تک کسی حلال کرنے والے کے ہاتھ میں نہ ہو۔ چھری محض ایک آلہ ہے جس کے ذریعہ سے فاعل کا فعل ظہور میں آتا ہے۔ ذات حق کا ظہور کل کائنات میں ہے۔ چاند، سورج، آتش، ہوا، خاک آسمان، زمین، جنت، دوزخ سب اللہ ہی کے اسماء و صفات کے مظہر ہیں۔ یہ بات یاد رکھو کہ کائنات اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا مظہر ہے۔



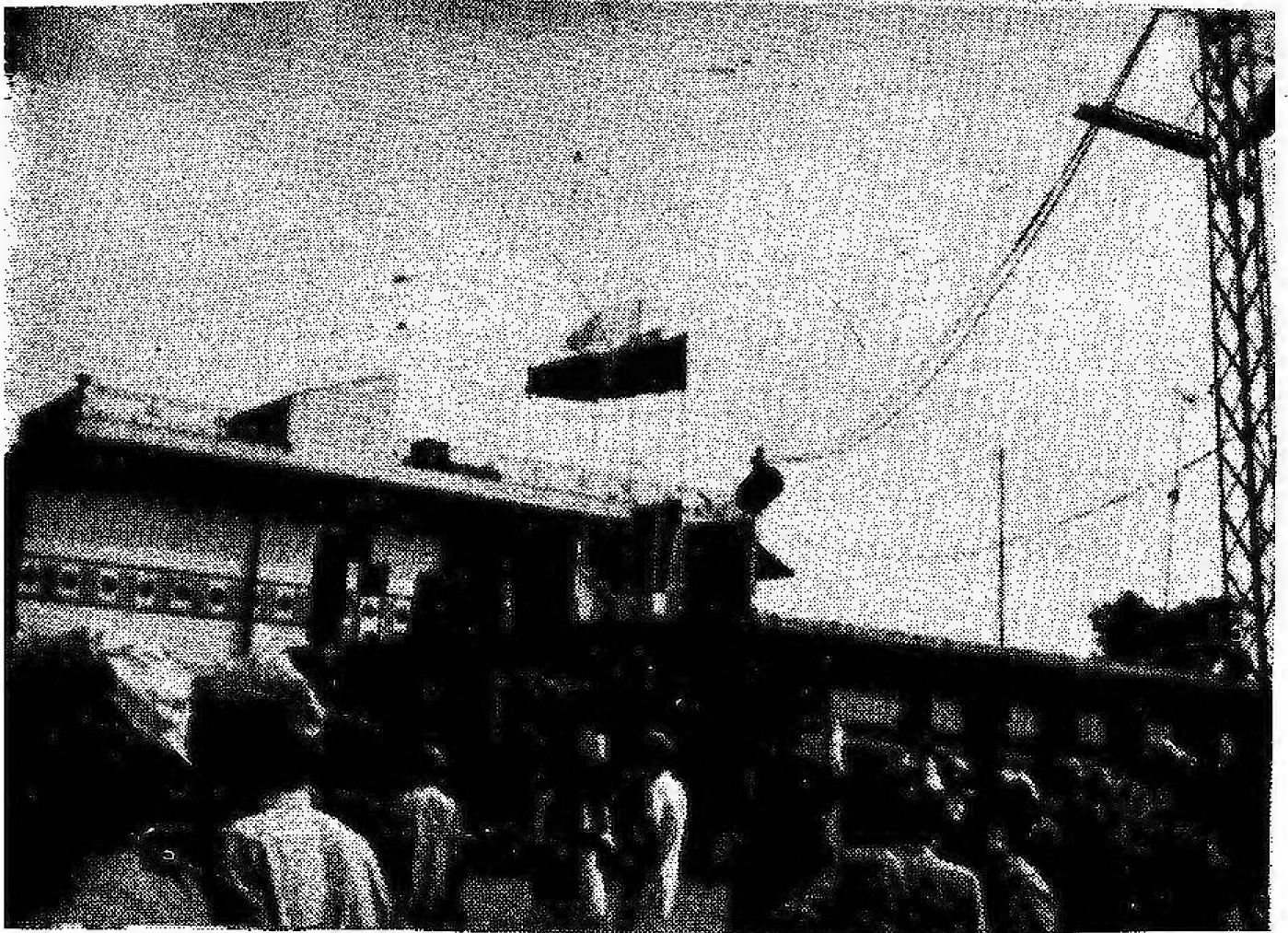
آستانہ عالیہ کی مسجد شریف کی تصویر ہے،



اماں حضور کی برسی کے موقع پر شہزادہ نشین صوفی عظمت اللہ، بمعہ صاحبزادہ صوفی حبیب اللہ شاہ، صوفی عبدالرحمن شاہ، محمد اسلم کمال و دیگر وابستگان سلسلہ عالیہ کے بھائی ہیں۔ اماں حضور کے دربار شریف پر حیاور پوشی کیلئے حاضر ہو رہے ہیں۔



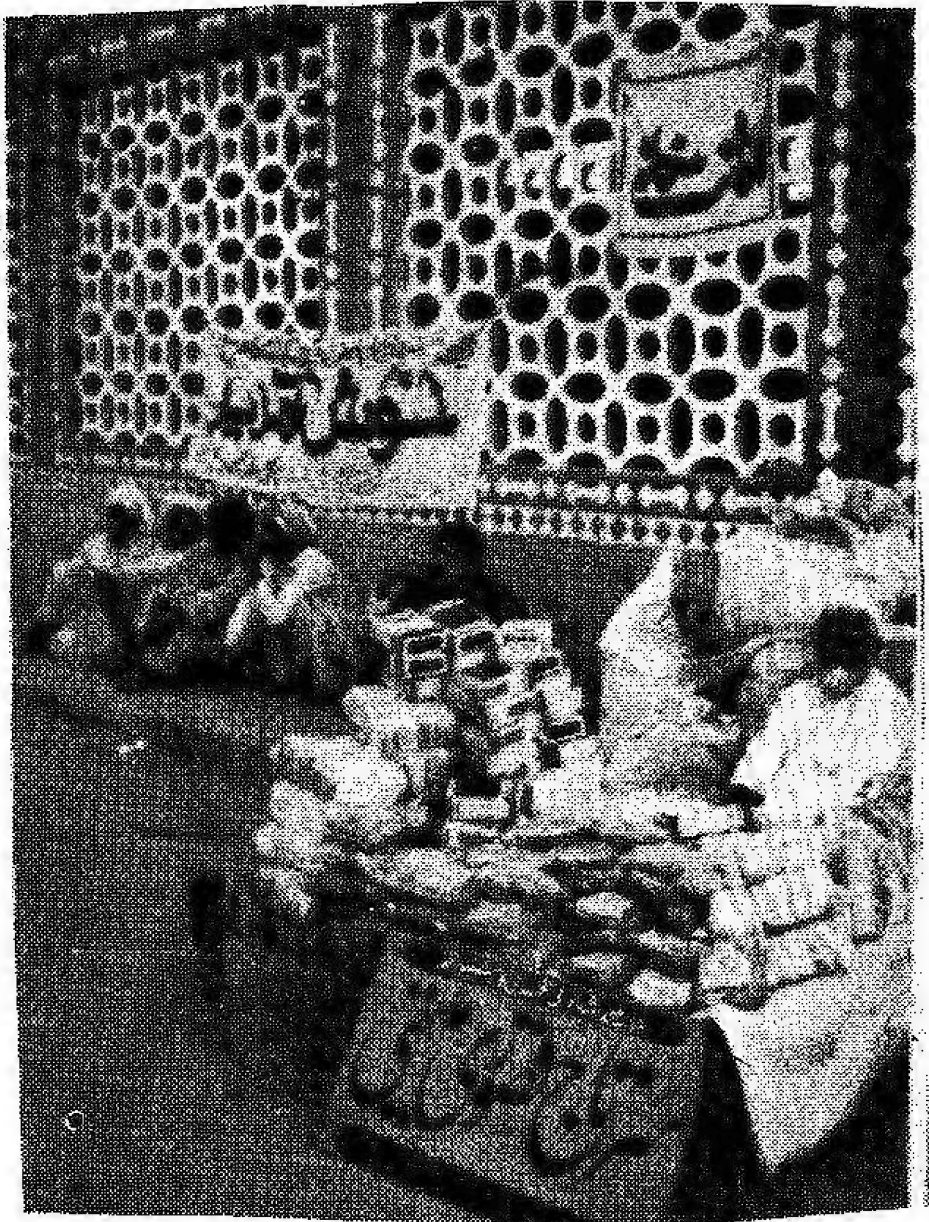
اماں حضور کے دربار پر قرآن خوانی ہو رہی ہے،



آستانہ عالیہ کی عرس کے موقعہ کی تصویر



آستانہ عالیہ کے اصطبل کی تصویر ہے، دوسری طرف بھینسوں کا بارہ ہے،



آستانہ عالیہ کی مسجد کے نزدیک امانت خانہ ہے ساتھ ہی سرتاج قصوری میٹھی
کی دوکان لگی ہے، چند بھائی و ماں بیٹھے ہیں۔



شکر تیار کرنے والے پیر بھائی۔



عرس کے موقع پر بیسی، کاریں، ویگنیں گھڑی ہیں۔



ضلع شیخوپورہ کا جلوس! آستانہ عالیہ عرس کے موقع پر حاضری کیلئے آ رہا ہے جس میں شہزادہ نشین صوفی عظمت اللہ شاہ صاحب کے ساتھ سید الزرعید نقیبی صوفی عبدالرزاق دیگر و البتگان سلسلہ عالیہ کے بھائی ہیں۔



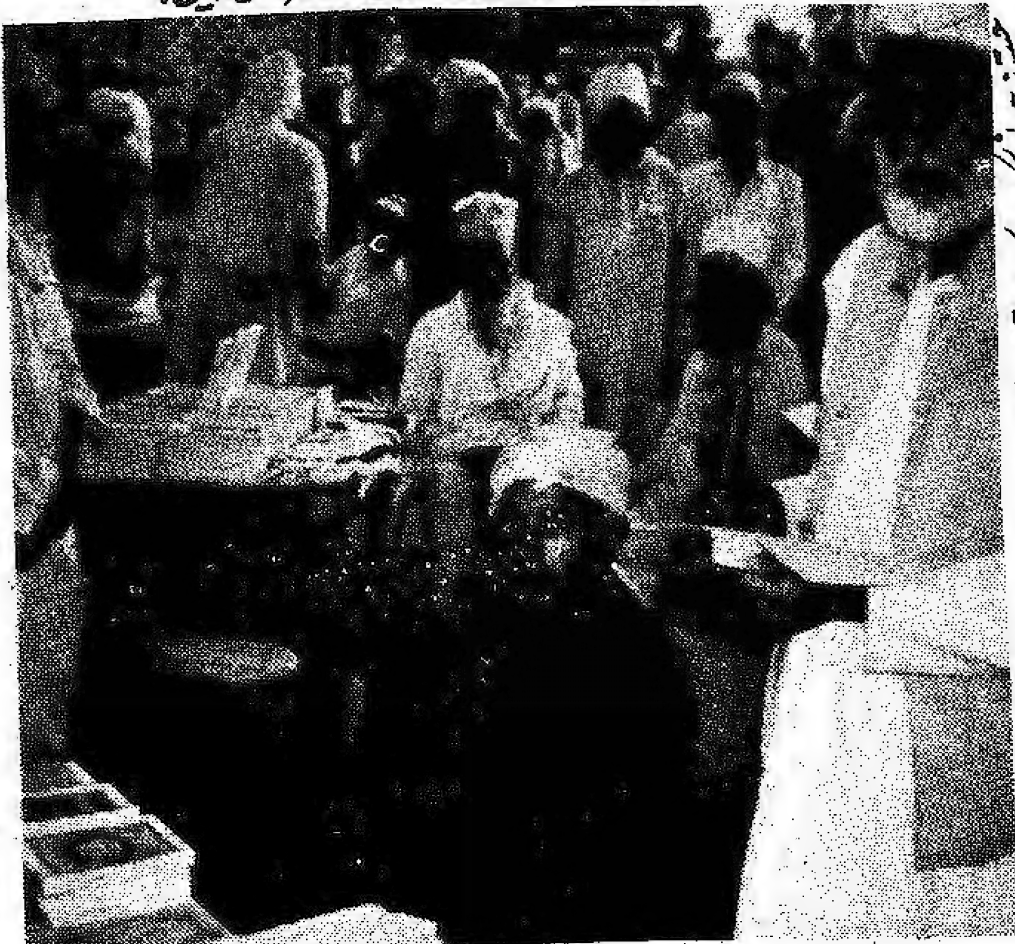
یہ جلوس خلاص پور سے صوفی بشیر احمد نقیبی، صوفی محمد اسلم کمال شاہ تشریف لارہے ہیں



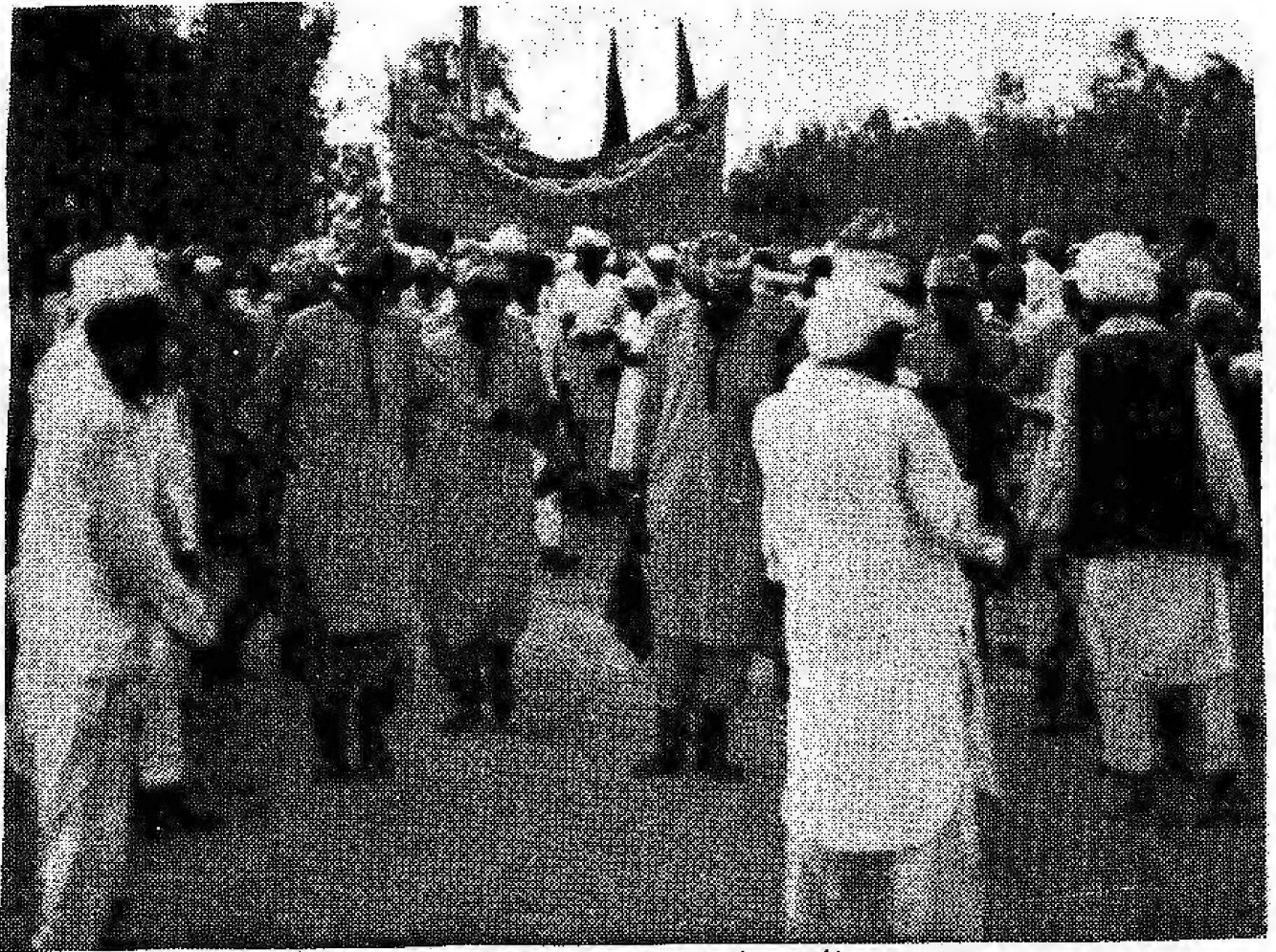
ضلع مظفر آباد کے عقیدت مند ماضی کیلئے حاضر ہو رہے ہیں



یہ جلوس صلح سرگودھا کا صوفی دوست محمد کی قیادت میں آ رہا ہے، ساتھ صوفی
فرزند علی بھگت صوفی شبیر حسین شاہ گھنٹ کے دیگر وابستگان سلسلہ عالیہ میں،



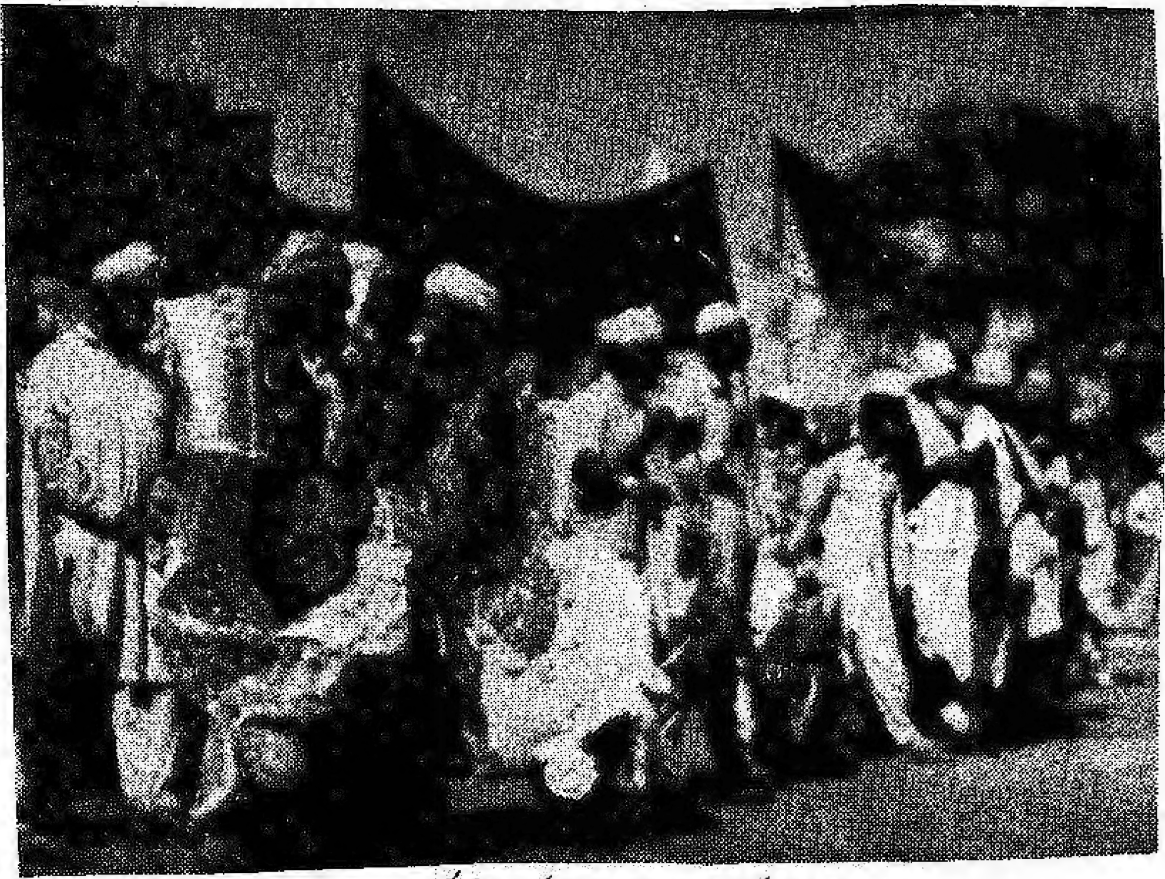
جنہی جہانگیر کے موقع پر کتا بوں کے مشال پر صوفی کرام بیٹھے ہیں
- دیگر وابستگان سلسلہ کے جہانی ہیں -



ضلع نارووال سیالکوٹ کا جلوس حاضری کے لئے آ رہا ہے



نامعلوم ضلع کے عقیدت مند حاضری کے بڑھ رہے ہیں



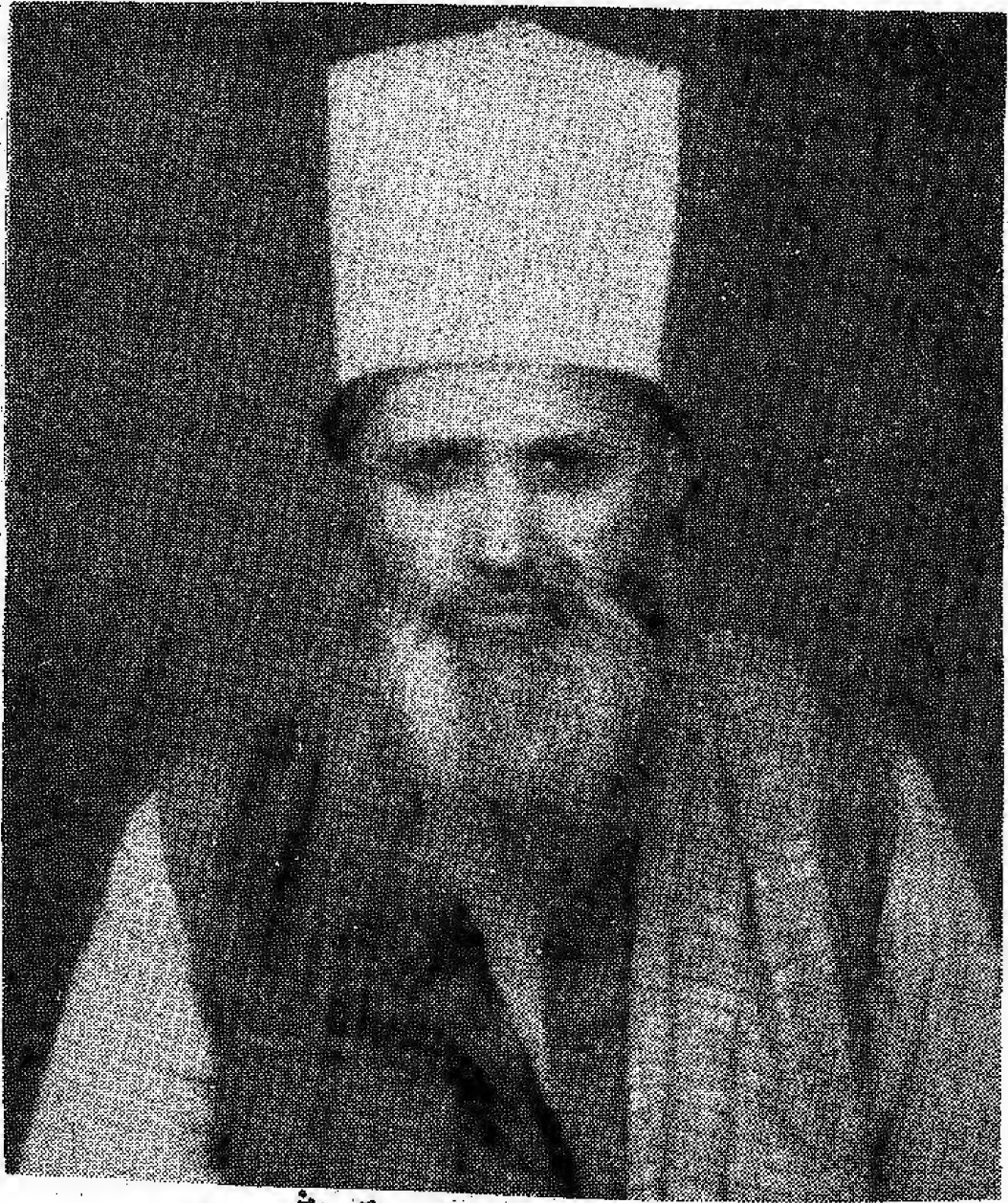
شیخ معلوم ضلع کے عقیدت مند حاضرین کے لئے آرمیجین



حضرت صوفی نور محمد شاہ، حضرت صوفی حفیظ الدین شاہ، حضرت صوفی ریاض شاہ



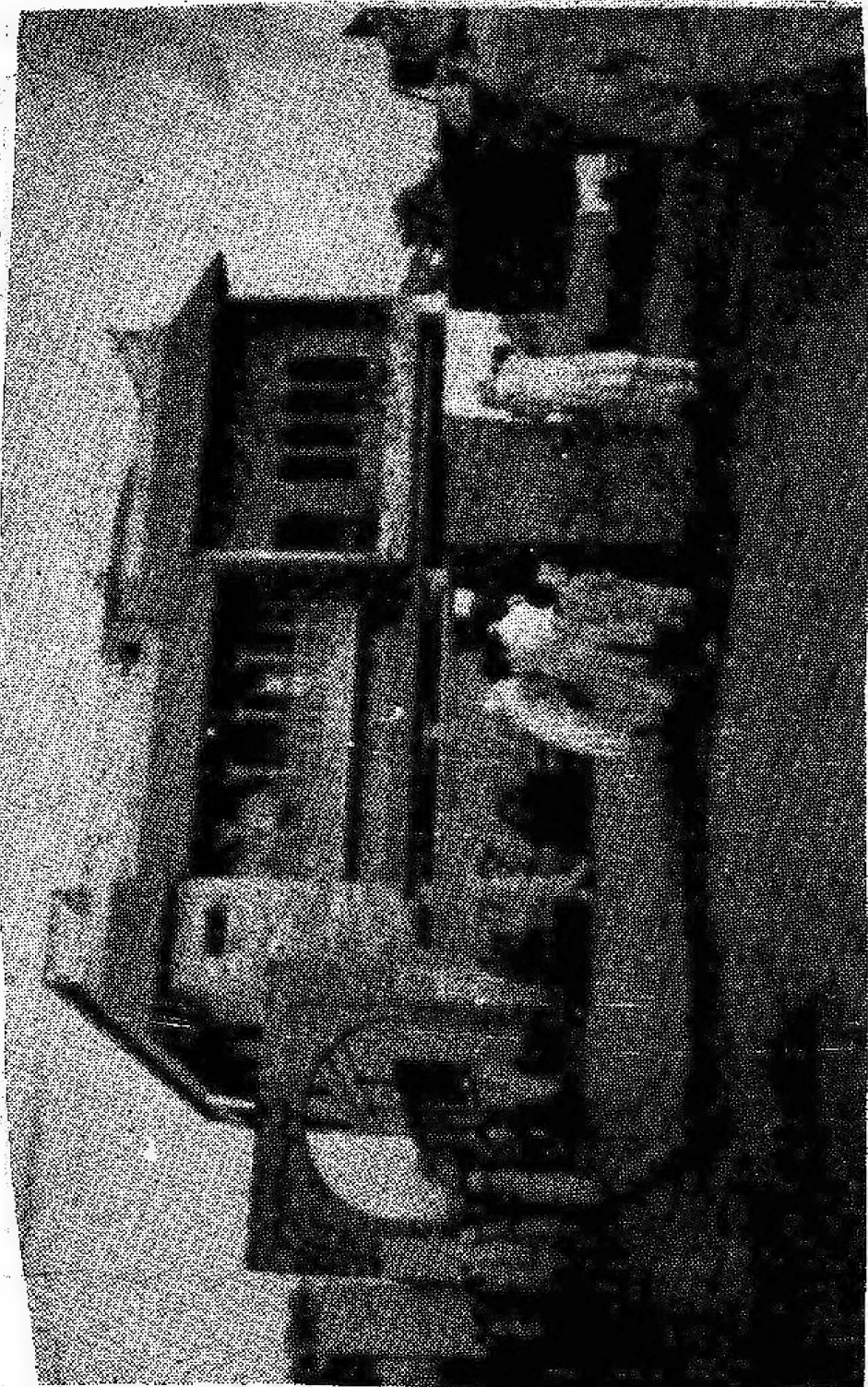
صوفی حیات محمد شاہ صوفی عبدالرحمن شاہ صوفی کاکے شاہ کانگریس فوٹو



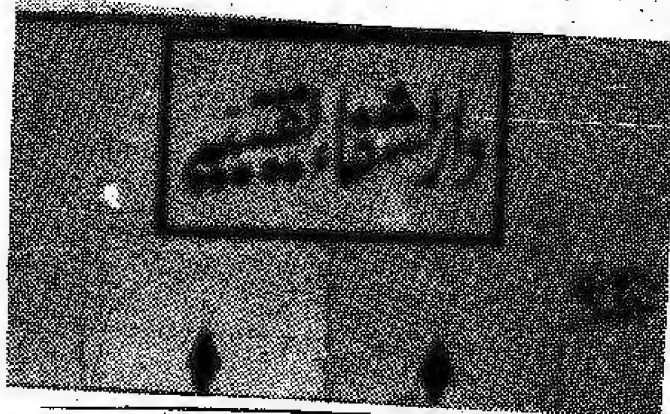
حضرت صوفی بابا حفیظ اللہ شاہ ملتان شریفی والے ،



سید انور سعید نقیب قادری، ماما نواز ضلع شیخوپورہ
 ہر استانہ بورڈ فیضانِ نقیب کے نام لکھنا یا ہونا مزدوری ہے
 صوفی انور شاہ کراچی والے ،



عمر شریف کے موقع پر آستانہ عالیہ کا ایک منظر بھائی جیل غیر رہے ہیں



آستانہ عالیہ کی ڈسپنری یہ ہے



صاحبزادہ صوفی حبیب اللہ شاہ کار میں بیٹھ کر بابا بلجے شاہ کے دربار پر
جا رہے ہیں۔



صوفی عظمت اللہ شاہ سجادہ نشین صاحب ہمراہ صوفی سید انور سعید نقیبی مانا نوالہ
ضلع شیخوپورہ



سید انور سعید نقیبی کے ساتھ اوڈالاریاں صادق آباد میں صوفی مقبول احمد
نقیبی اور سید انور سعید کے عقیدت مندوں کا فوٹو گروپ ہے،

شجرہ طیبہ

شجرہ شریف پڑھ کر انسان کی روح ایک عجیب مسرت سے ہمکنار ہو جاتی ہے، وہ اپنے شیخِ کامل کا ممنون ہوتا ہے، جس نے اس کے ماتھے میں نور کی ایک زنجیر تھما دی ہے، یہ زنجیر جس کا ایک سر اس کے ماتھے میں ہے، تو آخری سر امولائے کائنات دستِ خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اللہ کے دستِ مبارک میں ہے جو مرید اپنے مرشد سے صحیح رابطہ رکھے گا۔ تو گویا بارگاہِ رسالت میں پہنچ جائے گا۔ یہی وہ رسی ہے، جو قرآن مجید نے فرمایا ہے، مضبوطی سے تھام یہی وہ راشن کارڈ ہے جس کے ذریعہ سے روحانی ڈپو سے روحانی راشن ملے گا۔ یہی وہ شجرہ ہے جس کی جڑیں زمین میں ہیں، اور شاخیں آسمان میں ہیں، شجرہ شریف پڑھنے کے بعد زیادہ باتیں نہ کریں، زیادہ گفتگو سے دل مردہ ہو جاتا دل نورِ عشق سے روشن و زندہ مد کھنا ضروری ہے کم بولنا بھی ایک عبادت ہے، خاموشی ہمیشہ کلام سے افضل ہے، دل کا زبان سے بہت فاصلہ ہے، جو شجرہ پڑھنا چھوڑ دے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے، روحانی قوت بڑھانے کے لئے دن رات ذکر فکر اور شجرہ شریف پڑھنا چاہیے جتنا مرشد کے قریب ہوں گے اتنا ہی قوتِ روحانی بڑھے گی، جو بے کوزم کرنے کے لئے آگ کے پاس جانا ضروری ہے یہ شجرہ دینا بھر کی لطافتوں کا مجموعہ ہے، یہ رسی کثرت سے وحدت کی طرف سے جارہی ہے۔ انسان حیوان میں فرق صرف یہی ہے کہ انسان اپنی وحدت کو پار کرتا ہے اور حیوان کو معلوم نہیں ہے، شجرہ پڑھنے سے غفلت کے پردے دور ہوتے ہیں جنکی طلبِ صادق ہوا نہیں ظاہری آنکھ سے اپنا جلوہ و جمال دکھاتے ہیں۔ مرید کے لئے شجرہ مینارۃِ نور ہے، اسی کے پڑھنے سے مرشد کی زیارت ہوتی ہے، روح کو تسکین ملتی ہے، مشکلیں دور ہوتی ہیں مسائل حل ہوتے ہیں نکھرتی ہے دیگر اولیاء کرام کی زیارتیں ہوتی ہیں، دکھ اور پریشانیاں دور ہوتی ہیں اسی کے پڑھنے سے میاریوں سے شفا ملتی ہے،

ۛ اپنی پہچان کرو ۛ

دوسرے لوگوں کے عیب کا تجسس اور رائے زنی نکتہ چینی کرنا چھوڑ دو خود اپنے عیوب کا تجسس کرو۔ اور اپنے عیب گریبان میں منہ ڈال کر خود اپنی حالت کا مطالعہ کرو۔ غلات صرف اپنی زبان کو قابو رکھنے میں ہے۔ اپنے قلب کو آباد کرنے میں ہے۔ کان ہاتھ آنکھیں گوشت گواہی دیں گے۔ جیسے لندن سے کھیل براہ راست ریلے کیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ فلم خود بخود۔ موت کے وقت سامنے آ جاتی ہے۔ جب اپنی پہچان خود کرنی ہے۔ خود ہی اپنا حساب کتاب کرنا ہے۔ نوا عضاء ساتھ ہی ہیں۔ جب پہچان ہو جاتی ہے۔ تو تشک کی بے چینیوں سے سکون پاتا ہے۔ جھاگ مٹی ہے۔ پانی میں وہ بے وطن ہے۔ پانی کے اندر اچھلتی کودتی سمٹی پھیلتی تڑپتی بھڑکتی رہتی ہے۔ کیونکہ وہ پانی کی جنس نہیں مگر جب پانی سے نکل کر ساحل دریا پر آپٹمی تو چپ چاپ رہی ہے۔ کیونکہ اپنی جنس سے مل گئی ہے۔ آدمی جب اپنی اصل حقیقت کو پالیتا ہے۔ تو خاموشی ہو جاتا ہے۔ اپنے نفس سے جہاد کرنا ہی پہچان ہے۔ اگر بیس سانس صبر والے۔ پہچان والے گزر گئے تو وہ دوسرے سانسوں کو جمع کر لیں گے۔ معرفت کے پھول قلب میں کھلنے لگتے ہیں۔

ۛ شریر انسان ہی شیطان ہے ۛ

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لَكَ مِنْ دُونِ مَا يُفْتَرُونَ ۛ سورتہ انعام آیت ۱۱۱
ترجمہ :- اور اسی طرح ہم نے پرہیزی کے دشمن کیے ہیں۔ آدمیوں اور جنوں میں کے شیطان کہ ان میں ایک دوسرے پر خفیہ ڈالتا ہے۔ بناوٹ کی بات دھوکے کو اور تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو انہیں ان کی

بناوٹوں پر چھوڑ دو۔

وَكَلْبُصَّةٌ بَاسِطٌ يَدَايِهِ كَرِجَاءٍ سَوْدَاءٍ سَوْرَةُ كَيْفِ آيَتِ ۱۸ ترجمہ: اور ان کا کتا اپنی کلاٹیاں پھیلائے ہوئے ہیں، غار کی چوکھٹ پر اسے سننے والے اگر تو انہیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور ان سے ہیبت میں بھر جائے۔ ہزدل لوگ کتنے کی آواز سنتے ہی بھاگ نکلتے ہیں اور اپنا مقصد فوت کر لیتے ہیں۔ مگر ثابت قدم لوگ کھڑے ہو کر صاحب خانہ کو آواز دے کر پکارتے ہیں۔ کیا مہیاں اپنے کتے کو سنبھالو مجھے تم سے کچھ کام ہے۔ ناقص الایمان لوگ شیطانی ترغیب سے متاثر ہو کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ مگر کامل لوگ شیطان کے وسوسے کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور ان میں نہیں پھنستے۔ اس کتے نے سب کے لئے راستہ بند کر رکھا ہے۔ غفلت ہمیشہ گستاخی سے پیدا ہوتی مرشد کا ادب کرنا رعب سہارا نا دانش مندی پیدا کرتا ہے۔

♣ شیطان کا مضمون ♣

یہ ہوائی اجسام ہیں۔ اور مختلف شکلوں میں بدل کر ہر مشکل ہونے پر قادر ہیں۔ اور ان کے لئے عقول و افہام ہیں۔ اور دشوار و مشکل اعمال پر انہیں قدرت حاصل ہے۔ اگر ہم کہتے ہیں۔ جن کثیف جسم ہو متمتع ہے کیونکہ اگر ایسا ہو تو واجب ہے کہ اسے سلیم الحس دیکھ سکے۔ اس لئے کہ اگر اجسام کشف ہمارے ساتھ موجود ہیں اور ہم انہیں نہیں دیکھتے تو جائز ہے کہ ہمارے سرکار حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونچے اونچے پیارے چلتے ہوئے سورج اور جلیاں ہوں۔ باوجود اس کے کہ ان میں سے کسی چیز کو نہیں دیکھا اور اس کا جواز خارج از عقل ہے۔ اور ہم کہتے ہیں کہ اس کا اجسام لطیف ہونا جائز نہیں اور یہ اس لئے کہ اگر ایسے ہو تو یہ زوردار تیز ہواؤں کی تیز رفتاری کے وقت پھٹ جائیں۔ یا بکھر جائیں اور یہ بھی لازم ہے کہ

اعمال شاقہ پر قوت و قدرت حاصل ہو۔ اور ثابت ہے کہ جن اعمال شاقہ ہی کی طرف منسوب ہیں۔ اور جب دو نواں تسمیں باطل ہیں تو جن کے بارے قول کا فساد ثابت ہے۔ دوسری دلیل جن کے ساتھ موسوم یہ اشخاص جب اس عالم میں بشر کے ساتھ مخلوط موجود ہیں۔ تو طویل اختلاط و مصاحبت کے باعث انہیں یا دوستی کا غلبہ حاصل ہوگا یا دشمنی کا غلبہ حاصل ہے۔ تو اس دوستی کے باعث منافع کا ظہور واجب ہے اگر دشمنی ہوگی۔ تو اس عداوت کے سبب نقصان کا ظاہر ہونا ضروری ہے۔ مگر ہم نے اس کا اثر نہ اس دوستی سے دیکھا ہے نہ اس دشمنی سے منتر کرنے والوں نے بھی تسلیم کیا کہ ہم نے دیکھا نہیں جس کا وجود یا آواز صورت نہیں دیکھی تو کیسے ممکن ہے۔ اس کا احساس کر سکیں اور جو لوگ کہتے ہیں ہم نے جنوں کو دیکھا ہے ان کی آواز کو سنا تو یہ دو گروہ ہیں۔

ایک وہ جنوں لوگ جو اپنے مزاج کے خلل کے باعث چیزوں کا خیال کرتے ہیں تو انہیں گمان ہوتا ہے کہ وہ دیکھ رہے ہیں جبکہ دوسرے وہ لوگ ہیں۔ جو کذاب ہیں۔ انبیاء مرسلین کی خبروں کے واسطے سے ان چیزوں کا اثبات تو یہ باطل ہے۔ کیونکہ ان اشیاء کا اگر انبیاء کرام کی نبوت کا بطلان کرنا ثابت ہو تو اس تقدیر پر اس کے ثبوت کا جواز ہے۔ اگر کہے کہ انبیاء کرام معجزات سے جو کچھ لائے ہیں۔ اس میں جنوں اور شیطانوں کی امداد حاصل تھی۔ اور یہ وہ فرع جو اپنی اصل کے ابطال کی طرف مدد دیتی ہے۔ باطل ہو گئی اس کی مثال یہ کہ جب ہم انسان کے بواطن میں جن کے نفوذ کو جائز سمجھیں گے تو ناجائز نہیں اگر کہیں کہ اونٹنی کا بچہ اس لیے چیختا چلاتا ہے کہ اس کی چیخوں میں شیطان کا نفوذ ہے۔ پھر اونٹنی کے بچے کی چیخ ظاہر ہوئی اور نہ ہی یہ ناجائز ہے۔ اگر کہیں ناقہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گفتگو کی کیونکہ اس کے پیٹ میں شیطان داخل ہو کر باتیں کرتا تھا۔ اور نہ یہ ناجائز ہے۔ اگر کہیں۔

درخت کو اس کی جڑ سے اکھیڑو کیونکہ اسے شیطان اکھیڑتا ہے۔ پس جنوں

کا انبیاء سے منسلک رہنا نبوت کو باطل ثابت کرے گا۔ اگر جن جوہر ہے تو ناجائز ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ فرشتے نیک ہونے پر ہیں یہ بھی جن حضور پاکؐ نے فرمایا۔ مدینہ منورہ کے جن مسلمان ہو چکے ہیں۔ جنہیں وہ رحم کے پردے میں۔ مجنوں عقل کے پردہ کا نام ہے۔ ثابت ہوا کہ ملائکہ آنکھوں کے پردے کا نام ہے۔ یہ چار گروہ ہیں۔ فرشتے ایک دوسرے انسان تعمیرے جن چوتھے۔ شیطان تو بعض نے کہا شیطان ایک جن اور جن دوسری جنس جیسا کہ انسان ایک جنس گھوڑا دوسری جنس ہے۔ دراصل جنوں میں سے بعض اشرار ہیں۔ جو شریر جن ہیں۔ ان کا نام شیطان ہے۔ جن کھاتے پیتے اور اولاد پیدا کرتے اِنَّ عِبَادِيْ سِے ے کر مِنْ الْخَوِيْنِ ہ پک سورۃ حجر آیت ۴۴ ترجمہ۔ بے شک میرے بندے پر تیرا کچھ قابو نہیں سواران مگر ایوں کے جو تیرا ساتھ دیں اِلَّا عِبَادِيْ مَنْصَرْمُ الْخٰلِصِيْنَ ہ پک سورۃ ص آیت ۸۳ ترجمہ مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں وہ گمراہ نہیں ہونگے شیطان شطن سے ماخوذ ہے۔ جب شطن بعد اور دوری کو کہتے ہیں۔ اِنۡطَلِقُوْا اِنِّیْ سِے ے کر مِنْ اللّٰصِبِ پک سورۃ المرسلات آیت ۳۴ ترجمہ۔ چلو اس دھوئیں کے سائے کی طرف جس کی تین شاخیں نہ سایہ نہ لپٹ سے بچائے جس پر مصیبت پریشانی ڈالنی ہو اس پر شیطان جن مقرر کئے جاتے ہیں۔ مرشد کے جلالی ارادہ بھی ہے۔

بندہ کو خاک کی اس بے کہتے ہیں کہ یہ خاک کو ماننے والا ہے۔ یا خاک سے پیدا ہوا یا اس خاک کے رنگ کا ہے۔ مٹی پانی آگ ہو یہ سب نور سے زندہ ہو کر نوری بن جاتا ہے۔ انسان نوری بھی ہے اور ناری بھی۔ دوزخ میں گیانا ناری ہے۔ اور جنت میں گیا نوری ہے۔ بندہ کی حقیقت نہ نوری ہے نہ ناری ہے۔ اسی طرح ابلیس نے عبادت کی اور مثل۔

نوریوں کے بلکہ ان سے بھی بڑھ گیا۔ نوریوں کا سردار بن گیا۔ لیکن تھا پہلے
 نور ہی جب انکار کیا تو صاف ظاہر ہے۔ نوریوں کی مثل ہونے سے ہی اس پر
 حکم ملائیکوں کے ساتھ لاگو ہو گیا۔ چونکہ نور عین نار ہے۔ آگ کی روشنی
 نور بھی نار بھی ہے۔ آنکھ میں نور ہے۔ یہی نور بھی ہے۔ نار بھی ہے۔
 ذرا اولیاء نے آنکھ پھیر لی تو سب کچھ ختم کر دیا۔ مجسم کر دیا۔ یہ کام
 مجسم کرنا آگ کا کارنامہ ہے۔ نہ کہ نور کا ہے۔ اب غور کریں تو صاف ظاہر
 ہوا کہ بندہ ناری ہے۔ ایک چیز کو جلا کر راکھ کا ڈھیر کر دیا پھر یہی دوزخ
 میں گیا۔ تو ناری بن گیا۔

۴ شکر کر نیے نعمت بڑھتی ہے ۴

مرید اپنے شیخ کا شکر دل سے زبان سے اور ہاتھ پاؤں سے ادا کرے۔
 زبان دل سے اقرار کرنا جو خدمت کرنا اس کا اظہار نہ کرنا مرشد کا احسان نعمت
 کو بھلا دینا کفر ہے۔ فرمانبرداری کرنا شکر ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔
 اِنَّا هَدَيْنَا السَّبِيلَ اِمَّا شَاكِرًا وَاِمَّا كَفُوْرًا ۲۹ سورۃ دہر آیت ۳
 ترجمہ :- بے شک اسے ہم نے راہ بتائی یا حق ماننا یا ناشکری کرتا اس
 طرح قرآن میں دوسری جگہ ہے۔ وَاِذْ تَاَذَنُ رَبُّكُمْ سے کہ اِنَّا عَذَابُ
 لَشَدِيْدٌ ۳۱ سورۃ ابراہیم آیت ۷ ترجمہ :- اور یاد کرو جب تمہارے
 سنا دیا کہ اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دلوں کا اور ناشکری کرو
 تو میرا عذاب سخت ہوگا۔ مرشد کی عنایت کر دہ نعمتوں کا شکر ادا کرتے

رہا کریں کہ ہم نالائق بندوں کو اپنے گلے لگایا ہے۔ شکر یقین کی جڑ ہے۔
 فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۖ سَعَىٰ كُفْرُكُمْ أَنِيًّا ۖ تَعْبُدُونَ ۝ بِسْمِ اللَّهِ
 آیت ۱۸ ترجمہ: روزی حلال پاکیزہ کھاؤ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا
 کرو۔ اگر تم اُسے پوجتے ہو۔ غرور تکبر سے کفر کی کونہیں نکلتی ہیں۔

فَتَبَسَّمْ ضَا حِگَا سے لے کر فِی عِبَادِکَ الصَّٰلِحِیْنَ ۝ بِسْمِ اللَّهِ
 آیت ۱۹ ترجمہ: تو اس کی بات سے مسکرا کر ہنسا۔ اور عرض کی اے میرے
 رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں۔ تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور
 میرے ماں باپ پر کئے۔ اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے۔
 اور مجھے اپنی رحمت سے بندوں میں شامل کر جو تیرے قرب خاص کے مستحق
 ہیں۔ جیسے جیسے مریدا اپنے مرشد کا شکر ادا کرتا جائے گا۔ اسی قدر روحانی۔

نعمتوں کی تعداد بڑھتی جائے گی۔ وَلَقَدْ آتَيْنَا سَعَىٰ كُفْرُكُمْ أَنِيًّا ۖ تَعْبُدُونَ ۝
 آیت ۲۱ سورۃ لقمن آیت ۱۲ ترجمہ: اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت عطا
 فرمائی کہ اللہ کا شکر کرو اور جو اللہ کا شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے۔
 اور جو ناشکری کرے تو بے شک اللہ بے پرواہ ہے۔ سب خوبوں سراہا۔
 شکر کرنے سے دائمی سلطنت ملتی ہے۔ شیخ کو ہر طرح تسکین ہونی چاہیے۔ مرشد
 کا شکر کیوں نہ کیا جائے۔ ہمارے بے وسی باطن رحمت ہے۔ دستِ شفقت
 سے نوازتے ہیں۔ اپنے سینہ سے لگا کر تسلیاں دیتے نظرِ کرم فرماتے ہیں کسی بے
 قرار دل کو بقدر نور بنا دیتے ہیں۔ ذَرِیَّةٌ مِّنْ حَمَلْنَا سَعَىٰ كُفْرُكُمْ أَنِيًّا ۖ تَعْبُدُونَ ۝
 آیت ۲۲ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۴ ترجمہ: اے ان کی اولاد جن کو ہم نے نوح
 کے ساتھ سوار کیا بے شک وہ بڑا شکر گزار بندہ تھا۔ مزید ارشاد فرمایا۔

يَعْمَلُونَ لَعْنَةً ۖ سَعَىٰ كُفْرُكُمْ أَنِيًّا ۖ تَعْبُدُونَ ۝ بِسْمِ اللَّهِ
 ترجمہ: داؤد والوں شکر کرو اور میرے بندوں میں کم ہیں شکر و اے

اصحاب کہف

شہر الفیسیس جہاں اصحاب کہف کا واقعہ پیش آیا۔ تقریباً گیارہویں صدی قبل مسیح میں تعمیر ہوا تھا جو بعد میں بُت پرستی کا بڑا مرکز بن گیا۔ یہاں چاند دیوی کی پوجا ہوتی تھی۔ جسے ڈیانا کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ اس کا مندر زمانہ قدیم کے عجائبات عالم میں شمار ہوتا تھا۔ یہ رومی سلطنت کے معبودوں میں شامل تھا۔ اور ایشیائے کوچک کے لوگ اس پرستش کرتے تھے۔ مسیحی روایات کے مطابق سات نوجوانوں کی قبیلہ مذہب پر قیصر ڈلفیسیس نے بلا کر پوچھا۔ کہ تمہارا مذہب کیا ہے۔ اور کس کی پوجا کرتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ خدا کی جو زمین و آسمان کا رب ہے۔ قیصر نے ان کو تین دن کا وقفہ دیا۔ کہ ہمارے مذہب کی طرف لوٹ آؤ۔ ورنہ گردن مار دی جائے گی۔ ساتوں نوجوان اس وقفہ کو نصیحت جان کر شہر سے بھاگ گئے۔ راستہ میں ایک کتا ان کے ساتھ لگ گیا۔ چنانچہ چلتے چلتے اُن کو ایک گہری غار نظر آئی جس میں وہ ساتوں نوجوان چھپ گئے اذطواں جا کر سو گئے۔ جبکہ کتا غار کے دہانے پر بیٹھ گیا۔

اصحاب کہف ۳۵۷ء تا ۵۳۰ء یعنی ۱۹ برس بعد جاگے۔ جبکہ رومی سلطنت مسیحیت اختیار کر چکی تھی، اور وہ زمانہ قیصر تھیوڈوسیوس کا تھا۔

جاگ اٹھنے پر اصحاب کہف نے کہا کہ ہم کتنا عرصہ سوئے ہو گئے۔ کسی نے کہا کہ دن کا کچھ حصہ اور کسی نے کہا کہ ایک دن۔ ان کو محسوس ہوئی تو ایک ساتھی سے چاندی کے چند سکے دے کر شہر کھانانے لانے کے لئے بھیجا۔ جہین شہر گیا۔ تو دیکھ کر حیران ہو گیا کہ دنیا بدلی ہوئی ہے اور ڈیانا کو پوجھنے والا کوئی نہیں ہے۔ چین نے جب خوراک وغیرہ خرید کر اپنے پاس موجود سکے نکال کر دیئے تو دوکاندار یہ سکے دیکھ کر حیران ہو گیا کیونکہ یہ سکے صدیوں پرانے تھے۔ اور دوکاندار نے کبھی خواب میں بھی نہ دیکھے تھے۔ اس نے حیرت سے پوچھا کہ یہ سکے کس دہشت سے لائے ہو۔

یہ گفتگو جاری تھی کہ کو تو ال شہر آ گیا۔ اس نے بھی پوچھا کہ یہ سکے کہاں آئے ہیں۔ تو جہین

نے جواب دیا۔ کہ میرے اپنے نہیں کو تو ال نے کہا کہ تم تو ابھی جوان ہو، ہمارے تو بوڑھوں نے بھی یہ سکے نہیں دیکھے، اس میں ضرور کوئی راز کی بات ہے۔ چنانچہ کو تو ال اور شہر کے بہت لوگ جہین کے ساتھ تصدیق کے لئے اس غار کی طرف گئے جہاں اصحاب کہف صدیوں سوئے رہے۔ اور جا کر تصدیق کی تو یہ بات ثابت ہو گئی۔ کہ یہ لوگ واقعی قیصر ڈلفیسیس کے زمانے کے لوگ ہیں۔ قیصر تھیوڈوسیوس دوم خود اُن لوگوں سے ملا اور برکت لی۔ بعد ازاں یہ ساتوں آدمی غار میں جا کر لیٹ گئے۔ اور وفات پائی۔ اس خدا کی عمل کو دیکھ کر لوگ مان گئے کہ موت واقعی برحق ہے۔ اور ہر کسی نے خالق چکھنا ہے۔ پھر قیصر کے حکم سے اس غار پر ایک زیارت گاہ تعمیر کر دی گئی۔

نیک لوگ فرشتہ قسم ہوتے ہیں و ان کی ڈیوٹی

ملائیکوں کے پہلے درجہ کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے۔ پ ۱ سورۃ انبیاء
 آیت نمبر ۱۹ تا ۲۰ (وَلَهُمْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سَعۃٌ مِّمَّا يَكْتُمُونَ) ترجمہ :-
 اور اسی کے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ اور اس کے پاس وائے
 اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ تھکیں رات دن اس کی پاکی بولتے
 ہیں۔ اور رستہ نہیں کرتے۔ اس آیت کو ذرا غور سے سمجھیں تو صاف ظاہر ہے
 کہ فرشتے کون ہیں۔ اور کہاں ہیں۔ چونکہ قرآن ہمارے سمجھنے کے لیے ہے۔
 لہذا پہلے فرشتے ظاہری وہ ہیں جو مرشد کے دل و دماغ مغز میں اچھے اور
 پیارے ہیں۔ باطن میں فرشتے مغز کے خاص ارادے ہیں۔ اس آیت کی حقیقت
 نکھ ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو اپنی صورت پر بنا دیا ہے۔ اور دوسرا
 نام بھی دیا ہے۔ پ ۱ سورۃ مریم آیت نمبر ۶۵ رب السموات والارض سے لے کر
 لقلم لہ سمیاء۔ ترجمہ :- آسمانوں اور زمین جو کچھ ان کے پیچ میں ہے۔ سب
 کا مالک تو اسے پوجو اور اس کی بندگی پر ثابت قدم رہو۔ کیا اس کے نام کا
 دوسرا جانتے ہو۔ ثابت ہوا جب عرش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہے۔ جب فرشتے
 تو بندہ ہے۔ جب بندہ کی شان فرشتگان سے زیادہ ہے۔ تو پھر بندہ بھی۔
 عرش پر رہ سکتا ہے۔ نہ کہ صرف فرشتے ہی رہ سکتے ہیں۔ فرشتوں کا
 دوسرا درجہ پ ۱ سورۃ الحاقہ آیت نمبر ۷ او الملک علی سے لے کر
 منذ ثنیۃ۔ ترجمہ :- اور فرشتے اس کے کناروں پر کھڑے ہیں۔ اور اس
 تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے یہ دوسرا درجہ ہے
 جو دل و دماغ مغز کو اٹھائے لیے پھر رہے ہیں آٹھ سے مراد حفظ مراتب
 چھ مقام گزرنے کے ارادے سات کامل انسان کے ارادے آٹھ ذات حق قوت
 لا محدود ہے۔ پ ۱ سورۃ زمر آیت نمبر ۷۵۔ وتری الملکۃ حاقین سے لے
 کر رب العالمین ہ ترجمہ :- اور تم فرشتوں کو دیکھو گے۔ عرش کم آسن

پاس حلقہ کئے۔ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا۔ اور کہا جائے گا۔ کہ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کو جو سارے جہان کا رب تیسرا درجہ کرسی کے فرشتوں کا ہے۔ چوتھا درجہ۔ آسمانوں کے فرشتوں کا ہے۔ پانچواں درجہ آگ کے فرشتوں کا چھٹا درجہ ہوا کے فرشتوں کا ہے۔ ساتواں درجہ پانی کے فرشتوں کا۔ فرشتے کھاتے پیتے نہیں صرف ذکر شریف ہے۔ درود و سلام خوراک ہے۔ پہ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۲۵ ہلی ان تصبرو سے لے کر مسومین ترجمہ ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ اور کافر اسی دم تم پر آ پڑیں۔ تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔ غلط ارادے بندہ کے دشمن ہیں۔ کافر ہیں۔ اچھے ارادے فرشتے ہیں۔ اپنے نفس سے جنگ کرنا ضروری ہے۔ پہ سورۃ بنا آیت نمبر ۸۱ یوم یقوم سے لے کر وقال صواباہ تک ترجمہ ۱۔ جس دن جبریل کھڑا ہو گا اور سب فرشتے پر ہانڈھے۔ کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمن نے اذن دیا۔ اس نے ٹھیک بات کہی۔

توجہ فرمائیے

قبلہ عالم جانِ عالم حضرت خواجہ
صوفی محبت اللہ شاہ صاحب قادی کی زندگی
پر شہکار سدا بہار گلشِ نقیب زیرِ طبع
ہے جس نے اس کتاب میں قبلہ عالم پر مضمون دینا ہوا تو
بہت جلد وہ آستانہ عالیہ فیضانِ نقیب مانا تو الہ کے ہتھ پر ارسال کریں۔ (شکریہ)

ایک اچھی کتاب بہتریتے ساتھ ہی ہے

گھر بیٹھے کتابیں منگوائیے
اپنا قیمتی وقت بچائیے

جی ہاں

آپ اپنا قیمتی وقت بچا سکتے ہیں
جب بھی آپ کو کسی کتاب کی ضرورت ہو آپ ہمیں صرف
ایک خط تحریر کریں آپ کی مطلوبہ کتاب آپ کو گھر بیٹھے
بذریعہ ڈاک آپ تک پہنچ جائے گی، ہمیں خدمت کا موقع دیکئے

نوٹ:- اپنا پتہ مکمل اور خوشخط لکھیے۔

ہمارا پتہ
آستانہ عالیہ فیضانِ نقیب مدینہ کالونی

مانا نوالہ - ضلع شیخوپورہ

مصنف کی کتابیں

- ★ صحیفۃ السالکین
- ★ خطوط سالکان
- ★ ولایت صغریٰ کی معراج
- ★ صحیفۃ الذاکرین
- ★ سیرت مریدین
- ★ صحیفۃ العاشقین
- ★ مستط الشامہ
- (ذریعہ طبع)
- ★ مقصد حیات جلد سوم
- ★ صحیفہ العارفین
- ★ جواہر خمسہ

ملنے کا پتہ

استانہ عالیہ فیضیان نقیب مدینہ کالونی
نقیبی روڈ سوئی گیس لائن ○ ماناوالہ ○ ضلع شیخوپورہ